سرکاری رپورٹ

دسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۴ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۴/ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات (سوالات کے جواب موخر کیے گئے)	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۴
۴-	تحریک استحقاق نمبر ۴ منجانب ڈاکٹر کلیم اللہ خان صاحب	۷
۵-	تحریک استحقاق نمبر ۸ منجاب مولانا امیر زمان صاحب	۲۵
۶-	قرارداد نمبر ۵- منجانب میر جان محمد خان جمالی صاحب	۳۷
۷-	قرارداد نمبر ۸ "منجانب" مولانا امیر زمان صاحب	

جناب اسپیکر ـــــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ـــــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد درانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میر باز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ھمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۴ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۴ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

بروز سہ شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت دس بج کر پینتالیس پر صبح منٹ صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ۝ مٰلِكِ
يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ۝ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ۝ اِهۡدِنَا
الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۝
غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝

ترجمہ : ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کررہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا(خدایا)! ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا) ہم پر (سعادت) کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تونے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر سوال نمبر ۵۶۷ عبدالقہار خان کا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ رولز آف بزنس کے رول نمبر ۵۲ کے تحت کوئی بھی معزز رکن اسمبلی متواتر چالیس دن تک اگر غیر حاضر رہے اور اگر کوئی رکن اسمبلی یہ ضروری سمجھے کہ اس بات کو ایوان کے سامنے پوائنٹ آوٹ کرے تو اس رکن اسمبلی کی نشست یا رکنیت ختم ہوجاتی ہے یہ ہمارے معزز وزیر صاحب میرے خیال میں جب سے اسمبلی بنی ہے میں نے کسی دن انہیں نہیں دیکھا ایسے ہی کبھی کبھار اگر آئے ہوں تو دیکھا ہے لیکن وہ غیر حاضر ہیں میں سمجھتا ہوں رولز آف بزنس کے مطابق اس پر کارروائی ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر آپ نے کس رول کا حوالہ دیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالمالک رول نمبر ۵۲ جی یہ ہمارے عوام کے حق میں ہے جب ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں کہ وہ نہیں آتے یہاں اسمبلی کے اجلاس میں

Mr. Speaker

It is fact: "If a Member remains absent without leave of Assembly, for forty consecutive days of its sitting, the Speaker shall bring this fact to the notice of the Assembly and thereupon any Member may move that the seat of the member who has been so absent be declared vacant. The Secretary shall communicate the fact to the Chief Election Commissioner and to the Member concerned"

جناب اسپیکر اس سلسلے میں آپ میں سے کوئی صاحب بھی Move کرسکتے ہیں۔

So that we may take action, if you or any member feels that any member is absent for forty days, You can move the matter.

Thank you sir,
Dr. Abdul Malik.

جناب اسپیکر مجھے اطلاع ملی ہے کہ قہار خان صاحب کے سوال کا جواب جعفر خان مندوخیل صاحب

دے رہے ہیں اگرچہ متعلقہ منسٹر صاحب خود فیڈرل کیپٹل اسلام آباد میں ایک ارجنٹ میٹنگ میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر آپ کی اطلاع صحیح ہے وہ جنگلات کے بارے میں ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔

میر ہمایوں خان مری سب سے پہلے تو ہمیں یہ بتائیں آیا جام صاحب حیات ہیں؟ ہمیں تو ان کے بارے میں تشویش ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں (مداخلت)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) کل شام میری ان سے بات ہوئی ہے۔

میر ہمایوں خان مری بات ہوئی تھی شکر ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر میں اتنا بتا سکتا ہوں وہ صحیح سلامت ہیں کس موقع پر وہ آجائیں گے آ سکتے ہیں۔

مسٹر عبدالقہار خان میرے خیال میں منسٹر صاحب آجائیں گے تو بہتر رہے گا کیونکہ انکے لئے ناممکن ہے کہ یہاں جواب دے دیں۔ اگر متعلقہ منسٹر صاحب آجائیں اجلاس میں نہیں آتے ہیں۔ (مداخلت)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) اگر آپ ضمنی کریں گے تو میں جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

جناب اسپیکر آج کے تمام سوالات وزیر جنگلات سے متعلق ہیں اگر آپ اس سلسلے میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان سوالات کو ڈیفر کریں یا ان سے آپ جواب چاہتے ہیں ورنہ ان کو ڈیفر کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں جعفر خان سے میں ریکویسٹ کروں گا کہ جس تاریخ کے لئے ڈیفر کئے جائیں اس تاریخ کو وہ منسٹر صاحب تیار ہوں

مسٹر عبدالقہار خان جناب اسپیکر اس کے لئے آپ رولنگ دے دیں

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) میں اگلی تاریخ کو ضمنی سوالات کے لئے تیار ہو کر آؤں گا۔

جناب اسپیکر سوالات نمبر ۶۵، ۷ تا ۵۷۳ یہ تمام سوالات ڈیفر کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک جب ہم تحریک Move کریں گے تو وہ ڈر کے مارے ضرور آئیں گے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر رخصت کی درخواستیں اگر ہیں تو سکریٹری صاحب پڑھیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر ویسے درخواستوں کی منظوری اور نامنظوری کے لئے شو آف ہنڈز ہونا چاہیے یہ تو ضروری ہے یہ تو مذاق ہے وہاں سے منظور ہو جاتا ہے میں سمجھتا ہوں یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کے ساتھ مذاق ہے ' آپ نے خود فلور آف دی ہاؤس پر بیس دفعہ کہا ہے آور رولنگ دی ہے ' کہ منسٹر صاحبان کو اجلاس میں آنا چاہیے لہٰذا جناب اسپیکر صاحب یہاں شو آف ہینڈز ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر کیا شو آف ہینڈز منظور کرنے والوں کی ہو یا نامنظور کرنے والوں کی طرف سے

جناب اسپیکر وہ آپ کی مرضی ہے کیونکہ ابھی تو ہاں ہوا اور منظور ہوگئی درخواست ایک بزنجو صاحب ہر وقت موجود ہوتے ہیں

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے کہنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے کنونشن کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی شو آف ہینڈز کی بات صحیح ہے لیکن جناب اپوزیشن کے جتنے حضرات غیر حاضر ہیں ان کی چھٹی منظور کرنے کی ہم سفارش کرتے ہیں۔

میر ہمایوں خان مری جان محمد جمالی صاحب تو ہر وقت مذاق کے موڈ میں ہوتے ہیں میں کہتا ہوں ہم پہ بلوچستان کے تمام لوگ ہنستے ہیں ' ہمارے بلوچستان کی اسمبلی پر ہنستے ہیں کہ آپ اسمبلی میں کیا کرتے ہیں بلوچستان میں کیا ہوتا ہے اپوزیشن بیٹھے یا نہ بیٹھے لیکن آپ کو تو ساری فیسلیٹیز Facilites حاصل ہیں آپ کے پاس پانچ چھ کروڑ کی گاڑیاں ہیں پھر بھی یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ یہاں اسمبلی میں جواب دیں یا نہ دیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) (پوائنٹ آف آرڈر) پانچ چھ کروڑ کی گاڑی کس کے پاس ہے کون سی رولس رائس گاڑیاں ہیں ہمارے پاس ؟

میر ہمایوں خان مری رولس رائس پہلے دس لاکھ کی ہوتی تھی لیکن اب تو لینڈ کروزر بیس بائیس لاکھ کی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) وہ تو صرف پراجیکٹ ڈائریکٹرز کے پاس ہیں ان کے زیر استعمال ہیں۔

میر ہمایوں خان مری لیکن یہاں اسمبلی کے فلور پر کوئی بھی نہیں ہے کوئی تاشقند میں ہے کوئی بخارا

میں ہے تو کوئی دو شنبہ میں ہے

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر صاحب مہربانی فرما کر اس پر غور کریں یہ معاملہ بڑا سیریس Serious ہے ہمیں یہاں بار بار یہاں کہنا پڑتا ہے وزراء صاحبان کی اکثریت نہیں ہوتی خصوصاً" جن وزراء کے سوال ہوتے ہیں وہی غیر حاضر ہوتے ہیں۔

میری عرض ہے کہ ہمارا وقت جواب طلبی ایکسپلنیشن یا تھوڑا بہت دباؤ یا مطالبہ جو یہاں کرتے ہیں تو وہ ہمارے سامنے آتے ہیں ہم کو کچھ یہاں فراہم کیا جاتا ہے' لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کو یہاں پکڑ سکیں' بیس بیس کروڑ کے پراجیکٹس اور سلسلے ہوتے ہیں جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا مسئلہ ہے اس کے جواب میں ان سے جب کچھ نہیں بن پڑتا تو کہتے ہیں چلو ہمارے چیمبر میں بھائی چیمبر میں کیا ہوتا ہے' اس کے بعد پھر نہ وہ ہوتے ہیں نہ ہم ہوتے ہیں بیس دفعہ آپ نے یہاں کہا لہٰذا اس مسئلے کو حل کریں آپ مہربانی کریں ورنہ اس طرح تو آپ سارا پیسہ ضائع کر رہے ہیں پیسہ ضائع کرنے سے کچھ نہیں ہوتا مہربانی فرما کر کسی طریقہ سے اس عمل کو موثر بنائیں آپ کے وزراء صاحبان باہر ہوتے ہیں خصوصاً" جنہوں نے جواب دینا ہوتا ہے تو کم از کم اس دن متعلقہ وزیر کو یہاں ہونا چاہیے یہ ہمارے لئے افسوس کی بات ہے ایک تو اسمبلی میں حاضر نہیں ہوتے بد قسمتی سے جب ہمارا ان سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو کچھ پتہ نہیں چلتا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں یہاں جتنے بھی جواب آئے ہیں وہ ۸۰ پرسنٹ غلط ہوتے ہیں لہٰذا یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب آپ کی بات یہاں غیر متعلق ہے ہم کسی کو مجبور کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر آپ کسی کی چھٹی منظور کریں یا نہ کریں خصوصاً" ان کی چھٹی بالکل منظور نہ کریں جن کے جواب ہوتے ہیں' اس لئے میں ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس معاملے کو سیریس Serious لیں۔

جناب اسپیکر سیکرٹری اسمبلی چھٹی کی درخواست پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی جناب سعید احمد ہاشمی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے حق میں ۲ اور ۴ اگست کی درخواست منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ.....

مسٹر احمد ہاشمی کے حق میں ۲ اور ۴ اگست کی رخصت منظور کی جائے جو رخصت منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ جو نامنظور کے حق میں ہیں اب وہ ہاتھ کھڑے کریں رخصت نامنظور کی جاتی ہے۔

(رخصت نامنظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب میر عبدالمجید بزنجو نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی درخواست منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

میر جان محمد خان جمالی جناب والا میر عبدالمجید بزنجو شریف آدمی ہیں جب کہ سعید احمد ہاشمی میں کیا خامی تھی جو اس کی چھٹی نامنظور کی گئی؟

سکریٹری اسمبلی جناب حاجی نور محمد صراف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ۔
وہ ضروری کام کے سلسلے میں لاہور گئے ہوئے ہیں لہٰذا ان کے حق میں دس اگست تک رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔ جو درخواست منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ اب وہ جو رخصت کی درخواست منظور نہیں کرانا چاہتے وہ ہاتھ کھڑا کریں درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔

(رخصت نامنظور کی گئی)

جناب اسپیکر تحریک استحقاق نمبر ۴ جناب ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

میر ہمایوں خان مری جناب والا! بہت سے ممبران اسمبلی ایسے ہیں جو یہاں موجود نہیں ہیں ان کا کیا ہوگا؟

جناب اسپیکر جتنی درخواستیں آئی تھیں ایوان میں پیش ہو گئی ہیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب والا! وہ درخواست دینے کی زحمت ہی نہیں کرتے ہیں ان کے متعلق کیا ہے ایک متعلقہ وزیر غیر ذمہ دار ہوتا ہے جنہوں نے درخواست نہیں بھیجی ہے انہیں شعوری طور پر یہ لکھنا چاہیے کہ وہ درخواست لکھ کر اسپیکر کو نہیں دے سکتے۔

جناب اسپیکر ہو سکتا ہے کہ انہوں نے چھٹی کی درخواست پہلے دی ہو اور اس سے پہلے چھٹیاں لی ہوں' یہ تو اس وقت معلوم ہو سکتا ہے جب آپ باقاعدہ اس کی تحقیق کریں۔

میر ہمایوں خان مری جناب والا! یہ تو ہمیں یاد ہے کہ انہوں نے چھٹیاں نہیں لی ہیں

جناب اسپیکر آپ اس پوائنمنٹ کو اسمبلی میں اٹھا سکتے ہیں اب تحریک استحقاق نمبر ۴ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ خان میرا بطور اسمبلی کے ممبر کے استحقاق مجروع ہوا ہے ۹۱۔۱۹۹۲ کے بجٹ میں میرے حصہ کے ڈیلے ایکشن ڈیم اور پی ایچ ای واٹر سپلائی کا جو میرا حصہ تھا وہ مجھے نہیں ملا اور اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب آپ پراپر Proper طریقہ سے اپنی تحریک استحقاق ہاؤس میں پیش کریں۔ اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پڑھ لیں تاکہ پراپرٹی آف ہاؤس بنالیا جائے

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! یہاں میری دو تحریکیں ہیں کونسی پڑھ لوں؟

جناب اسپیکر آپ کی دونوں تحریکیں ایک ہی نوعیت کی ہی اگر آپ پہلی تحریک پڑھ لیں تو اس میں آپ کی ساری باتیں آجائیں گی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان میں تحریک استحقاق پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ

میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ ۹۱۔۹۲ میں میرے حصے کے ڈیلے ایکشن اسکیم اور PHE میں واٹر سپلائی اسکیم جو کہ بوستان کے لئے تھا اس لئے نہیں دیئے گئے کہ ایک ایم پی اے اپنے Constituency کے بغیر دوسرے علاقے کو اسکیم نہیں دے سکتا' اب بہ مطابق اخبار جنگ مورخہ ۳ اگست کے لئے ٹینڈر محکمہ ایریگیشن Se نے کال کی ہے یہ اسکیم مختلف ایم' پی' ایز نے مختلف علاقوں میں دی ہیں اس طرح مختلف روڈ جو کہ ژوب ڈویژن میں دیئے ہیں بھی مختلف ایم' پی ایز نے اپنے حلقہ سے باہر دیئے ہیں۔ اس طرح میرا استحقاق مجروح ہوا ہے پوچھنے پر متعلقہ ایم' پی' اے اس سے انکار کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا اسکیمات ہم نے اپنے حلقے میں نہیں دیئے ہیں کسی اور نے دیئے ہیں۔

جناب اسپیکر تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ ۹۱۔۹۲ میں میرے حصے کے ڈیلے ایکشن اسکیم اور PHE میں واٹر سپلائی اسکیم جو

کہ بوستان کے لئے تھا اس لئے نہیں دیئے گئے کہ ایک ایم پی اے اپنے Constituency کے بغیر دوسرے علاقے کو اسکیم نہیں دے سکتا' اب یہ مطابق اخبار جنگ مورخہ ۳ اگست کے لئے ٹینڈر محکمہ اریگیشن Se نے کال کی ہے یہ اسکیم مختلف ایم 'پی 'ایز نے مختلف علاقوں میں دی ہیں اس طرح مختلف روڈ جو کہ ژوب ڈویژن میں دیئے ہیں بھی مختلف ایم 'پی ایز نے اپنے حلقہ سے باہر دیئے ہیں۔ اس طرح میرا استحقاق مجروح ہوا ہے پوچھنے پر متعلقہ ایم 'پی 'اے اس سے انکار کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا اسکیمات ہم نے اپنے حلقے میں نہیں دیئے ہیں کسی اور نے دیئے ہیں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب آپ یہ بتائیں کہ آپ کی یہ تحریک استحقاق کسی طریقہ سے تحریک استحقاق بنتی ہے' قاعدے اور ضابطے کے حوالے سے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! یہ تحریک استحقاق اس طریقہ سے بنتی ہے کہ اصولی طور پر جو فیصلے کیبنٹ میں ہوتے ہیں انہی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے اور فنڈز جاری کئے جاتے ہیں اب مجھے میرے حق سے محروم کیا گیا' اس میں تقریباً" ساٹھ (۶۰) لاکھ روپے بنتے ہیں۔ جو میں نے اپنے علاقے میں یا متعلقہ ایریا میں دینے تھے اس میں ہم نے یہ تجویز دی تھی کہ بعض اسکیمیں جو ہمارے علاقے میں ایمپلیمنٹ نہیں ہو سکتی تھیں اسے یا تو کنورٹ Convert کر کے دوسری شکل میں دی جائے کیونکہ کوئٹہ کا کوئی ممبر ڈیلے ایکشن ڈیم یہاں نہیں بنا سکتا ہے لہٰذا ان کے پیسے نالیوں کی مد سے یا روڈوں کی مد میں تبدیل کئے جائیں اگر ایسا نہیں ہے تو بلوچستان کے جو دور دراز علاقے ہیں جہاں ان ڈیلے ایکشن ڈیموں کی بہت ضرورت پڑتی ہے' ان علاقوں میں دیئے جائیں انہوں نے ہمیں یہ کہہ کر رد کیا کہ چونکہ یہ اصول بنایا گیا ہے کہ ایک ایم پی اے دوسرے ایم پی اے کے علاقے میں اصولی طور پر اپنا فنڈز خرچ نہیں کر سکتا لہٰذا آپ کی اسکیمیں کینسل کی جاتی ہیں اسکیم تو اپنی جگہ کینسل ہو گئیں مثلاً" پی ایچ ای میں جو اسکیموں کے پیسے تھے مثلاً" میں نے پی ایچ ای میں ۲۳ (تیئس) لاکھ روپے ایک اسکیم کے لئے دیئے تھے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ پیسے مجھے واپس کر دیئے جاتے اور مجھ سے دوبارہ تجویز مانگتے اور کہتے کہ یہاں پر یہ اسکیم نہیں ہو سکتی آپ یہ پیسے اور کہاں خرچ کرنا چاہتے ہیں محکمہ پی ای نے اسے محکمہ کے طور پر رد کر کے ان کو اپنے طریقہ سے خرچ کیا۔ اسی طرح ڈیلے ایکشن ڈیم کے پیسے جو تقریباً" چالیس پچاس لاکھ روپے بنتے ہیں۔ اس پر مجھے کہا جاتا ہے کہ آپ انکی بجائے دوسری اسکیم دے دیں مجھے بتائے بغیر وہ پیسے انہوں نے مختلف طریقوں سے تقسیم کر کے اپنی اسکیمیں شروع کیں اور مجھے میرے ساٹھ لاکھ روپوں سے محروم کیا گیا۔ لہٰذا میرا استحقاق

مجروح ہوا ہے

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب والا! اس کی میں بھی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا میں بھی گواہ ہوں، سعید ہاشمی صاحب کے پیسے تھے کوئٹہ شہر کے لئے پی ایچ ای اور ایریگیشن کی مد میں۔ وہ یہ پیسے ہمارے علاقے ژوب کچھ اور علاقوں میں بھی خرچ کرنا چاہتے تھے۔ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے یہ جواب دیا ہے کہ ایک ایم پی اے کا فنڈز دوسرے ایم پی اے کے علاقے میں خرچ نہیں ہو سکتا ہے لہذا اس وجہ سے اس کے فنڈز کو ختم کیا گیا ہے اور مجھے ان سے محروم کیا گیا ہے جب کہ تین ہفتے پہلے اخبار میں ٹینڈر آیا ہے جو کہ مولانا صاحب نے ہمارے علاقے میں دوسرے لوگوں کو دیئے ہیں تو یہ پیسے انہوں نے کس طرح دیئے ہیں ۳ تاریخ کو ایریگیشن کے محکمہ کے ٹینڈر تھے۔ جو کہ مولانا صاحبان نے ہمارے مخالفین کو ہمارے علاقوں میں دیئے ہیں۔ اگر وہ دے سکتے ہیں تو ہمیں کیوں محروم کیا گیا ہے؟ اس بات کی میں بھی تصدیق کرتا ہوں

جناب اسپیکر مولانا نیاز محمد

مولانا نیاز محمد دوتانی (وزیر آبپاشی و برقیات) جناب والا! اس مسئلے کے متعلق گزارش یہ ہے کہ حکومت بلوچستان کا ایک محکمہ اریگیشن ہے اور یہ سارے بلوچستان میں پھیلا ہوا ہے اس کے سارے آفیسر اپنے اپنے کاموں پر مامور ہیں اور اپنے کام کو بہترین طریقے پر انجام دے رہے ہیں اور ہر ضلع میں اس کے باقاعدہ بڑے بڑے آفیسر ہیں اور ان کی ذمہ داری ہے حکومت بلوچستان نے ان کو ڈیلے ایکشن ڈیم بنانے کے لئے کہا تھا اس کے بعد یہ ہوا ہے کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کو کہا گیا کہ ہمارے ممبر صاحبان جہاں مناسب سمجھیں اس کی نشاندہی کرا سکتے ہیں چنانچہ ہمارے ایم پی اے صاحبان نے ان کی نشاندہی کرائی تھی اور محکمہ والوں نے باقاعدہ سروے کر کے پی سی ون بنا کر ہمارے پاس بھیجا، اس پر باقاعدہ کام ہو رہا ہے اور سارے صوبہ میں اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اس کے لئے ہمارے ایم پی اے صاحبان کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے حلقے میں اس کی نشاندہی کرا دیں اور جہاں کوئی ڈیلے ایکشن ڈیم نہیں ہے اور کوئی اسکیم وہاں نہیں بن سکتا ہے تو اس کے متعلق محکمہ والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس جگہ ممبر صاحب نے کہا ہے وہاں ڈیم نہیں بن سکتا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں ہے (مداخلت) آپ مہربانی کر کے پہلے پوری بات تو سن لیں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب پہلے ان کی بات مکمل ہونے دیں۔

مولانا نیاز محمد دوتانی (وزیر آبپاشی و برقیات) چونکہ ڈاکٹر صاحب شہر کے ایم پی اے ہیں وہاں

سے جن لوگوں کو ڈاکٹر صاحب نے منتخب کیا ہے حق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب ان کی خدمت کریں یہ فیصلہ بہتر نہیں ہوگا کہ وہ اپنے حلقے کے آدمیوں کو چھوڑ کر کہیں اور ڈیم بنادیں اپنے حلقے والوں کو چھوڑ دینا نامناسب بات ہوگی اس کے علاوہ محکمہ اریگشن اس کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے کہ جہاں ڈیم بنانا ہے بنادے لوگوں کو فائدہ پہنچائے اسکیم اس لئے کاٹا گیا ہے جہاں ڈاکٹر صاحب نے نشاندہی کرائی تھی اور نشاندہی کی ضرورت نہیں اس لئے یہ ڈاکٹر صاحب کا استحقاق بھی نہیں بنتا ہے۔

جناب اسپیکر آپ سب سے پہلے کچکول علی ہیں وہ بول لیں۔

مسٹر کچکول علی جناب والا! جیسا کہ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ زیادتی کی ہے کوئٹہ میں کوئی ڈیلے ایکشن ڈیم نہیں ہے لیکن میں پنجگور کے متعلق کہتا ہوں کہ وہاں ہماری مائیں بہنیں دو دو میل سے پانی لاتی ہیں لیکن محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے میری تیس لاکھ کی اسکیم کاٹ دی ہے جو آپ نے خود پہلے ہی فیصلہ کیا تھا کہ ہر ایک ایم پی اے کو ستر لاکھ کی اسکیم دی گئی ہے اور ہم لوگوں نے اس کے لئے اعلان بھی کیا ہے کہ ہم یہاں واٹر سپلائی دیں گے اسکیمیں دیں گے میں نے ٹاؤن چتکان کے لئے دس لاکھ دیئے انہوں نے اس کو کاٹا ہے میں نے پل دشت آباد کے لے اسکیم دی وہاں لوگ پانی کے لئے ترس رہے ہیں وہاں میں نے بیس لاکھ کی اسکیم دی تھی اس کو انہوں نے کٹ لگا دی ہے جناب ہم دیکھ رہے ہیں کہ جس طرح آپ کی پارٹی کے لوگ ہمارے ساتھ کررہے ہیں حالانکہ یہ مناسب ہے کہ یہ لوگوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور انصاف پسند ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ جتنا یہ ہمیں ڈیمیج Damage کررہے ہیں اور کوئی نہیں کررہا ہے۔

اگر آپ ہمیں کلیر کٹ کہتے ہیں تو ہم وہاں یہ بات نہ کرتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اس کے لئے رولنگ دیں کہ جو فیصلہ کیبنٹ نے کیا ہے فیصلہ دیا ہے اس پر عمل در آمد ہو جائے ہماری جن جن اسکیموں پر کٹ لگائی ہے وہ بحال ہو جائیں 'اور ہمارے لوگوں کا مسئلہ حل ہو جائے۔ شکریہ

جناب اسپیکر مولانا عصمت اللہ

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) بسم اللہ الرحمان الرحیم ○ جناب والا! ہمارے بہت سے معزز ارکان اور ڈاکٹر صاحب نے جو یہ تحریک پیش کی تھی کہ ان کی اسکیمات کاٹی گئی ہیں اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ شاید ڈاکٹر صاحب کو اس پالیسی کا پتہ نہ ہو' جو ہمارے فنڈ ہوتے ہیں دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ایم پی اے اسکیم ہوتا ہے جو ایم پی اے کی صوابدید پر ہوتا ہے دوسری قسم کی اسکیمات ریگولر اے ڈی

پی کی اسکیمات ہوتی ہیں لیکن ایم پی اے اسکیمات میں بھی یہ ایم پی اے کا اپنا فنڈ تصور نہیں کیا جاسکتا۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب والا! اسپیکر کسی پارٹی کے نہیں ہیں آپ نیوٹرل ہیں آپ اس کو کسی کی پارٹی نہ بنائیں ہم نے ان کی پارٹی کو آج پکڑنا ہے۔

جناب اسپیکر مسٹر کچکول علی۔

مسٹر کچکول علی (ایڈووکیٹ) ٹھیک ہے آپ خود اس کو پکڑلیں انہوں نے کہا ہے کہ کٹ لگایا ہے جناب والا وہاں پسماندہ علاقے ہیں وہاں لوگ پانی کے لئے ترس رہے ہیں میں نے اس کے لئے بیس لاکھ روپے دیئے پل آباد کے لئے میں نے پیسے دیئے اگر یہ فیصلہ ہوا اور یہ کٹ نہ لگاتے تو وہاں لوگ پانی کی نعمت سے مستفید ہوتے یہ کٹ کس نے لگائی کس نے کہا ہے پبلک ہیلتھ انجینیرنگ کے وزیر نے کہا ہے اس طرح ٹاؤن چتکان کے لئے میں نے دس لاکھ دیئے اس کو کٹ لگایا ہے اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ وہاں ہماری سبکی بھی ہوئی ہے ہم نے وہاں اعلان بھی کیا ہے ہے اب وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری واٹر سپلائی کی اسکیم کہاں ہے آپ پہلے بتادیتے ہم وہاں اعلان نہ کرتے ہم نے آپ کی صوابدید کے مطابق وہاں پر اعلان کیا ہم نے اعلان کیا ہے کہ ستر لاکھ اسکیموں کے لئے ملے گا ہم یہاں پانی کی اسکیمات دیں گے۔ اگر آپ لوگ یہ اسکیم نہیں دیں گے تو ہماری سبکی ہوگی اور ہم لوگ وہاں جانہیں سکیں گے۔

آخر اگر ایم پی اے فنڈ ہی ان کے حوالے کردیا گیا ہے تو ہم یہاں کس لئے بیٹھے ہیں بے شک وہ علاقے کا ایم پی اے ہے وہ اسکیمات کی نشاندہی کرنے کا حق دار ہے لیکن ہمارے محکمہ کے افسران ہوتے ہیں ہم نے ان کو گاڑیاں دی ہوئی ہیں ہم نے ان کو فرائض سونپ دیئے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ اگر یہ اسکیم فزیبل نہیں ہے تو کوئی محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو اس کے لئے مجبور نہیں کرسکتا ہے کہ اس کے لئے ایم پی اے نے نشاندہی کی ہے اسکی پابندی کرے بے شک پالیسی یہ تھی کہ ایم پی اے صاحب اپنے حلقے کی اسکیمات کی نشاندہی کرسکتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ریگولر اے ڈی پی اور یہ سارا پروگرام ان کے حوالے کیا جائے نظریہ آتا ہے معزز ممبر پالیسی اور اسکیمات سے واقف نہیں ہیں اور ہمارے جو محترم وزیر جناب جعفر صاحب نے فرمایا ہے ان کو فکر ہوگئی ہے ان کو شکایت ہوگئی ہے صرف حزب اختلاف والے یہ نہیں کہیں کہ صرف حزب اختلاف کو یہ شکایت ہے اب کبھی کبھار دل کی بات زبان پر بھی آجاتی ہے اگر انسان یہ کوشش کرے کہ بات نہ نکلے پھر بھی دل کی بات نکل جاتی ہے جعفر خان صاحب نے کہا ہے کہ اسکیمات ہمارے مخالفین کو دی ہیں میں ان سے دریافت کرتا ہوں

ان کے مخالف کون ہیں ہم منسٹر ہیں ؟اگر مخالفین وہ جماعتیں ہیں جنہوں نے ان کو ووٹ نہیں دیا ہے اور ہم نے ان کو فنڈ دیئے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) ہمارے مخالفین آپ کی جماعت کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف الیکشن لڑا ہے ہم نے اسکیمات اپنے مخالفین کو بھی دی ہیں ایک لیٹر محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے جو آپ نے لکھا ہے یہ ہماری ذمہ داری تھی آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں بنتی ہے کہ آپ ہماری نمائندگی کریں کیونکہ یہ فنڈ آپ نے ہمارے صوابدید پر چھوڑا ہے جس اسکیمات کے لئے ہم فنڈ دیں آپ نے لیٹر لکھ کر ہمارے حوالے کیا ہے۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب والا! وہ جو بات کہنا چاہتے تھے کہ گئے ہیں یہ شرم کی بات ہے وہ برملا اسمبلی کے فلور پر کہتے ہیں ہمارے مخالفین کو اسکیمات دی جاتی ہیں اگر ان کے دل میں یہ جذبہ ہے تو ہم ان سے کیا امید رکھیں انہوں نے اپنے مخالفین کو اسکیمات دی ہیں۔ اور اسمبلی فلور میں ان کو مخالفین کہتے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب والا ان لوگوں کو ہمارے علاقے میں انہوں نے اس لئے اسکیمات دی ہیں کہ انہوں نے الیکشن میں ہماری مخالفت کی تھی ان کو حق کے طور پر نہیں دیا گیا ہے۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) جناب والا ہمارا کوئی مخالف نہیں ہے سارے لوگ ہمارے اپنے ہیں مگر ان کی نیک نیتی اور انکی بدنیتی ان کا ثبوت ہے' میں بحیثیت وزیر یہ اعلان کرتا ہوں کہ بحیثیت وزیر میرا کوئی مخالف نہیں ہے جو بلوچستان میں رہتے ہیں وہ ہمارے اپنے ہیں وہ ہماری پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا ان کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور دل میں جو ان کی بات تھی اسمبلی کے فلور پر آگئی ہے میں گزارش کرتا ہوں جنہوں نے ان کو ووٹ نہیں دیا ہے وہ ان کو مخالفین نہ کہیں۔

یہ ان کی نیک نیتی اور بدنیتی کا جو ثبوت ہے انہوں نے اس فلور پر خود پیش کردیا ہے میں اعلان کرتا ہوں کہ بحیثیت وزیر میرا کوئی مخالف نہیں ہے جو بلوچستان میں رہتے ہیں ان کے حقوق ہیں ہماری پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ان کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یہ جو ان کے دل میں بات تھی الحمد اللہ فلور پر ان کی زبان سے بات نکل گئی میں گزارش کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے ووٹ نہیں دیا ہے کم از کم منسٹر صاحب ان کی مخالفت نہ کریں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب استحقاق سے متعلق آپ بات کریں۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) ڈاکٹر صاحب آپ بیٹھیں تحریک استحقاق یہاں نہیں بنتا ہے اگر ایم پی اے فنڈ کے بارے میں بھی پی اینڈ ڈی مجاز ہے کوئی اسکیم فیزایبل نہ ہو اجتماعی نہ ہو انفرادی ہو، رشوت خوری کی بنیاد پر ہو تو پی اینڈ ڈی مجاز ہے کہ اسکیم کو بھی کاٹے اس میں استحقاق کی بات نہیں ہوتی ہے ہماری حکومت ہے ہماری پالیسیاں ہیں پی اینڈ ڈی کے جو رولز اور ریگولیشنز ہیں ہمارے جو فنڈز ہیں ہم انہیں ایم پی ایز کے حوالے تو نہیں کر سکتے ہیں البتہ ایم پی اے حضرات کو نشاندہی کا حق دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر جی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) ایک منٹ ہر سیکٹر میں ایم پی اے حضرات کو نشاندہی کا حق دیا گیا ہے جہاں تک ڈاکٹر صاحب کے مسئلے کا تعلق ہے میں وضاحت کرتا ہوں مجھے یاد ہے ڈاکٹر صاحب نے مہربانی یہ کی تھی کہ وہ کوئٹہ سے منتخب ہوئے کوئٹہ میں ڈیم نہیں بن سکتے انہوں نے اپنے وہ فنڈز کو جسے وہ کوئٹہ میں نشاندہی کرنا چاہتے تھے برشور میں کی ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ ڈیم جن کو انہوں نے دینا ہوتا ہے تو کوئٹہ کے اریا area میں اپنے اریا میں دینا ہوتا انہوں نے برشور میں دے دیئے تو ہمیں پتہ چلا کہ ڈاکٹر صاحب کو ان ڈیموں کی ضرورت نہیں ہے 'لہٰذا ہم نے یہ اسکیم بے شک کاٹی ہے ہم اقرار کرتے ہیں کہ ڈاکٹر کے وہ ڈیمز جو انہوں نے اپنے حلقے کے بجائے دوسرے حلقے میں دیئے ہیں ہم نے کاٹے ہیں اس لئے استحقاق نہیں بنتا۔

جناب اسپیکر جی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جی اسپیکر صاحب

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب آپ سے پہلے کھڑے تھے۔

ڈاکٹر عبدالمالک میرے خیال میں پہلے میں کھڑا ہوا تھا۔

جناب اسپیکر جی فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر میرے خیال میں نہ صرف ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ ہم سب کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ مولوی صاحب جب اصول کی بات کرتے ہیں یہ اصول خود کیبنٹ نے واضح کیا ہے کہ ہر ایم پی اے کو ہم اسکیمیں دیں گے" آپ بے شک یہ فیصلہ کریں کہ ایم پی ایز کو جو آپ نے پچاس لاکھ روپے کے فنڈ دیئے ہیں وہ ہم نہیں لیں گے ہم یہ نہیں کہیں گے کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا

ہے کہ جناب اسپیکر صاحب مولوی صاحب اصول کی بات کرتے ہیں تو اس اصول کا ایک ہی پیمانہ ہونا چاہیے اگر ایک جگہ پر آپ ہماری اسکیمیں کاٹ کر ہم نے تو کچھ کہا بھی نہیں ہے مولوی صاحب کو کوئی حق نہیں ہے پی اینڈ ڈی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ میرے حلقے کی اسکیمیں جو پانچ سال سے بایاڈ (Biad) کے حوالے سے چل رہی ہیں اور انہوں نے کٹ لگائی اور میری چار اسکیمیں قلعہ سیف اللہ میں شفٹ کیں۔۔۔۔(مداخلت)

مولانا عصمت اللہ (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر یہ قطعاً" نہیں ہوا ہے کہ ان کی اسکیم دوسرے حلقے میں البتہ ان کی خواہش کے مطابق اگر نہ ہو تو ان کی خواہش کے خلاف اگر دوسری جگہ منظور ہوا ہو اس میں کوئی حرج نہیں کہ۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر اگر آپ اصول کی بات کر رہے ہیں میں اصول کی بات کرتا ہوں کہ آپ ایک علاقے کو As a Project Area Declare کرتے ہیں یا آپ اس کو پروجیکٹ کے حوالے سے کچھ اسکیمیں شروع کر دیتے ہیں اور پی اینڈ ڈی اس کو اپنے مولوی صاحب یا تو کہہ دے کہ پی اینڈ ڈی کے کرتا دھرتا ہیں پی اینڈ ڈی حکومت بلوچستان سے سپریئر (Superior) نہیں ہے اس معزز ایوان سے سپریئر Superior نہیں ہے فرض کریں آپ نے ہمیں چار روڈز دیئے ہیں وفاقی حکومت نے ہمارے لئے بیس کروڑ روپے منظور کئے ہیں کہ مکران میں چار روڈز بنائیں چار روڈز کو آپ نے کٹ کی اور دو روڈز بنائے اور پی اینڈ ڈی نے اس سال یہ بالکل بے انصافی کی ہے جناب اسپیکر صاحب اگر دس کروڑ روپے کا پی سی ون (P.C.1) ہے اور پی اینڈ ڈی کہتا ہے کہ جی میں ایک کروڑ روپے دوں گا اور یہ روڈ' میں کہتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی بیس سال تک بھی اس کو مولوی صاحب مکمل نہیں کر سکتے جب تک ایلوکیشن ایک کروڑ روپے ہوگی جناب اسپیکر صاحب ہم کہتے ہیں کہ پی اینڈ ڈی ایک اصول طے کرے اگر آپ ہمیں روڈز دیتے ہیں واٹر سپلائی اسکیم دیتے ہیں تو پھر آپ ہمیں دے دیں اگر نہیں دینا ہے تو بے شک آپ سٹیٹ فارورڈ ڈیسیژن (State Forward Decision) دے دیں ہم آپ کے پاس نہیں آئیں گے آپ کو نہیں کہیں گے ہم اس مسئلے کو فلور پر لائیں گے۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر) جناب اسپیکر معزز رکن بجا فرماتے ہیں کہ ہر سیکٹر میں ایم پی اے حضرات کو نشاندہی کا حق دیا گیا تھا لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فیصلہ دیا گیا تھا کہ ان کی اسکیم کے برعکس دوسری اسکیم میں اجتماعیت ہو عوام ہو' بہت ہو لوگوں کی ضرورت ہو حکومت ان کی نشاندہی کے برعکس ان کے حلقہ میں دوسری جگہ بھی وہ اسکیم دے سکتی ہے ہاں صرف نشاندہی کا حق دیا گیا ہے اب ایم پی اے فنڈز اس کا مطلب یہ

نہیں ہے کہ وہ رقم ہم نے ایم پی اے کے حوالے کر دی ہے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ کچھ بولنا چاہیں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی مولانا صاحب کے جوابات سے ایوان کو یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایم پی ایز کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے حلقے سے باہر کسی کو اسکیم الاٹ کر سکیں یا کسی حلقے میں نشاندہی کر سکیں اور یہ حق صرف وزیرں کو حاصل ہے جس میں مولانا صاحب خود بھی شامل ہیں کہ وہ اپنے اپنے حلقے سے باہر میرے اپنے حلقے میں..... میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ مولانا صاحب نے میرے حلقے پر اپنے آدمیوں کو اسکیمیں دی ہیں اور میں جعفر خان صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں حکومت کے فنڈز کو اپنی پارٹی کے مقاصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں یہ بات ایک جگہ نہیں' دو جگہ نہیں تین جگہ نہیں بلکہ ہر ایم پی اے کے ساتھ یہ میرے خیال میں اس کے شواہد اور ثبوت موجود ہیں کہ آپ پی اینڈ ڈی کے فنڈز اپنے مقاصد کے لئے اپنے حلقے سے باہر استعمال کر رہے ہیں اگر آپ ایم پی ایز کو یہ حق نہیں دیتے آپ کو یہ حق کیسے حاصل ہوا کہ اپ وہیں بحیثیت وزیر....

مولانا عصمت اللہ (وزیر) جی ہاں ہم دے سکتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی مولانا صاحب آپ نے وزارت اسی لیے لئے قبول کی ہے چھ کے چھ نے وزارت اس لئے قبول کی ہے کہ آپ اپنی پارٹی پروگرام کو حکومت کے خرچ پر چلا سکیں۔ یہ بات تو بالکل صاف ظاہر ہے کہ آپ چھ کے چھ وزیر اس لئے بنے ہیں کہ حکومت کے فنڈ کو اپنے مقاصد کے لیے اپنے حلقے سے باہر استعمال کر سکیں' اس لئے میں جعفر صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ آپ اپنے مخالفین .... انہوں نے سیاسی مخالفین کی بات کی ہے میرے خیال میں یہ کوئی ایسی زیادتی والی بات نہیں ہے۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر) حمید خان اگر وزیر بنیں گے تو کیا کرینگے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان میرے خیال میں اب میری باری ہے۔

جناب اسپیکر جی ڈاکٹر صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ ٹیکنیکلی لہٰذا اس میں کسی کا حق نہیں ہے اسے میں صحیح نہیں سمجھتا بلاک ایلوکیشن میں سے ڈیپارٹمنٹل جو فنڈز تھے اس میں سے ایک خاص حصہ رکھا گیا سی اینڈ ڈبلیو میں سے صرف ساٹھ کروڑ روپے اس کے لئے رکھے گئے ہم ایم پی اے پر رقم تقسیم کرے باقی

جو پیسے بچتے ہیں محکمہ مرضی سے خرچ کرے اسی طرح پی ایچ ای ایریگیشن کے فنڈ جدا اور ان فنڈوں میں سے ایک خاص رقم اس لئے رکھی گئی کہ یہ ایم پی اے صاحبان کے ڈسپوزل پر ہوں گے لہٰذا اس لئے اس محکمہ کا حق نہیں بنتا کہ جو فنڈ ایم پی اے کے ڈسپوزل پر رکھا گیا ہے وہ اسی میں مداخلت کرے یہ نمبر ایک اور اور نمبر دو بتایا گیا ہے کہ یہ فیزایبل ہے Feasible یا انفیزایبل Unfeasible ہے میرے خیال میں جن اسکیمات کی پی سی ون بن جاتی ہیں اور انجینئرز جس کو پاس کرتے ہیں اس کا انفیزایبل Unfeasibe ہے میرے خیال میں ان میں جن اسکیمات کی پی سی ون بن جاتی ہیں اور انفیزایبل جس کو پاس کرتے ہیں اس کو کرتے ہیں اس کا انفیزایبل (Unfeasible) ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

جتنی بھی اسکیم بنی تھیں سب کے پی۔ سی I ون بنے سبمٹ Submit ہوئے اور انہوں اسکیموں کو منسوخ کیا اس کے بعد میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو اپروچ کیا اور متعلقہ وزیر کو اپروچ کی کہ خدا کے لئے کیا کررہے ہیں تو آگے سے گول مول جواب دیا۔ کہ ہم نے انکو تقسیم کردیا ہے کیوں کہ وہ ان فیزایبل تھیں۔ ہم نے کہا کہ کونسا مسئلہ تھا کہ وہ ان فیزایبل ہوئے تو پھر آپ ہمیں بتادیتے تاکہ ان کے متبادل میں اسکیمیں بتادیتے (مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب ایک دفعہ میں اپنی بات مکمل کرلوں کیونکہ میں آپ کی باری میں نہیں اٹھا آپ ہم غریبوں کی دو باتیں سن لیں۔ مہربانی کریں فرض کرو کہ پی سی ایک بھی نہیں ان فیزایبل ہوتا تو آپ ہمیں کہتے ہیں کہ کسی دوسرے حلقے میں کوئی دوسری اسکیم دے دیں چونکہ یہ آپ کی صوابدید پر ہے۔ انہوں نے اس کو بھی گول مول کیا کہ جی خرچ ہوگیا ہے بابا مجھ سے پوچھے بغیر ۶۰ ساٹھ لاکھ تقسیم کیسے ہوئے؟ اس سلسلے میں کابینہ کی ٹیبل پر یہ فیصلہ ہوا اس کے کوئٹہ میں جتنے بھی ایم پی۔ ایز ہیں دوسرے ایم پی اے صاحبان بھی بیٹھے ہیں وہ لوگ خاموش ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ مہربانی کرکے آپ ایکسپلین (Explain) کریں بابا ہم سیاسی لوگ ہیں سب سلسلے سیاست پر چلتے ہیں مولوی صاحب نے ایک وضاحت کی کہ میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا میں ان کی تائید کرتا ہوں لیکن مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عملی طور پر یہ سلسلہ سو فیصد غلط ہے ایک پرسنٹ بھی نہیں کہ جی ہمارے لئے سب برابر ہیں۔۔ ہر ایک اپنے سیاسی دوستوں کو فائدہ دیتا ہے اگر میرے ساتھی آپ کے ایریا میں ہیں ان سب کو آپ نے نظرانداز کیا اور ان کو ایک پیسہ نہیں ملا۔ کہ وہ کسی اور پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور جب میں ان کو فنڈ دیتا ہوں کہ جی سیاست کررہے ہیں فلاں کررہے ہیں آخر ان انسانوں کی آواز کون سنے گا جو آج کل سب تقسیم سیاست کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اور وہ لوگ محروم رہ جاتے ہیں جو کسی خاص وزیر

صاحب سے یا سیاسی پارٹی سے تعلق نہ رکھتے' تو دوسری بات یہ ہے کہ کابینہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ کوئٹہ کے جتنے بھی ایم پی اے صاحبان ہیں ان کے فنڈ مثلاً" ڈیلے ایکشن ڈیم بلڈوزر گھنٹے اور دوسری چیزیں وغیرہ ہیں ان کے برابر ان کو پیسے دیئے جائیں گے۔ تاکہ وہ تبدیل شدہ شکل میں کوئٹہ میں خرچ کر سکیں ہماری مسلسل بار درخواست کے باوجود نہ ہمیں بجلی دی گئیں' تین گاؤں اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی آدھے اسکیمیں کاٹ لی گئی اس طرح ہمیں ہر طرف سے محروم رکھا گیا ہے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب اسپیکر ابھی کچھ باقی ہے

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب دس دفعہ تقریر نہیں ہوتی۔ لیکن آپ کو دوسری مرتبہ ایکسپلین کرنے کا موقع دیا گیا' آپ بجائے تقریر کرنے کے اپنی تحریک استحقاق کے متعلق بات کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر یہ استحقاق کی باتیں نہیں کہ نہ مجھے پبلک ہیلتھ کی اسکیمیں ملی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ سارے میرے استحقاق ولق ہے اور وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم مجاز ہیں۔ پی اینڈ ڈی مجاز ہے میں کہتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی مجاز نہیں' پی اینڈ ڈی اگر ایم پی اے صاحب کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ پوائنٹ آوٹ کریں ایم پی اے اسکیم اور بلاک ایلوکیشن میں جو دیا گیا ہے اس میں پی اینڈ ڈی کا کوئی حق نہیں بنتا' ایک پرسنٹ بھی اس کا حق نہیں بنتا اگر جو کیا گیا ہے سراسر ناانصافی ہے جس طرح دوسرے معزز ارکان نے کہا کہ مولانا صاحب نے اپنے ساتھیوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہم سب کی اسکیمات کاٹ کر اپنے ساتھیوں میں تقسیم کریں۔ لہذا ہم اپنا حق مانگتے ہیں۔

مولوی نیاز محمد دوتانی (وزیر آبپاشی) جناب اسپیکر بقول ڈاکٹر صاحب کہ ایم پی اے ان فنڈز کا خود مختار ہے اس کی ملکیت ہے اس کو کہاں لگانا ہے۔ اپنی مرضی سے لگائیں مگر اس طرح نہیں۔ واقعہ اس طرح نہیں واقعہ اس طرح ہے کہ وہ اپنے حلقے کی ڈیلے ایکشن ڈیم کی نشاندہی کریں۔

پھر اس کے بعد خدمت ہم کریں گے اب ڈاکٹر صاحب کے حلقے میں کوئی ڈیلے ایکشن ڈیم نہیں بنتا اس نے تجویز پیش ہی نہیں کی۔ اور اس کے علاوہ کسی اور حلقے میں محکمہ خود بہتر جانتا ہے یہ محکمے کا کام ہے ڈاکٹر صاحب کا کام نہیں

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) پوائنٹ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر' ہم بھی کہتے

ہیں کہ اگر ڈاکٹر صاحب کو اپنے حلقے سے فنڈ کسی اور حلقے میں خرچ کرنے کا اختیار نہیں۔ تو پھر یہ اختیارات لوگوں کو کہاں سے مل گیا۔ ایک جانب ایک کے ساتھ اختیار نہیں' دوسری جانب آپ اپنی بات کی خود نفی کر رہے ہیں۔

مولوی عصمت اللہ (وزیر) جعفر خان صاحب ایم پی اے اور وزیر میں فرق ہوتا ہے میں جعفر خان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ہم وزیر ہیں اور وہ ایم پی اے بلوچستان کے عوام کو ہم نے انصاف دینا ہے ایم پی اے اگر ڈنڈا چلائے تو ہم نے عوام کو ان سے نجات دلانا ہے اب یہ یقینی بات ہے کہ ایم پی اے جہاں جہاں بھی اپنے مخالفوں کو دبائے اگر ان کے ڈنڈوں سے ہم وزیر عوام کو نہ بچائیں تو ان کو کون بچائے گا۔ اگر کوئی ایک ایم پی اے یہ ثابت کرے کہ اس نے اپنی پارٹی کے سوا مخالف پارٹی کو ایک گھنٹہ بھی دیا ہے۔ یا کوئی میرے خلاف یہ ثابت کرے کہ میں نے کسی کا حق مارا ہے (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر معتزز وزیر نے ایک سوال رکھا ہے کہ کوئی ثابت کرے کہ اس نے کسی کے حلقے کا فنڈ کاٹ لیا ہے' تو میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ اس نے میرے حلقے میں بیاڈ (Biad) پروگرام کی چار اسکیمیں کاٹ کر اپنے حلقے قلعہ سیف اللہ میں شفٹ کی ہیں یہ چار اسکیمیں نہ بلوچستان گورنمنٹ کی تھیں وہ ڈونر ایجنسی کے حوالے سے ہو رہی تھیں اور جب مولانا صاحب وزیر بنے تو اس نے یہ اسکیمیں شفٹ کیں۔

مولوی عصمت اللہ جناب اسپیکر بالکل غلط ہے البتہ.....

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر وہ کہتا ہے کہ غلط ہے اس پر تحقیقات آپ کی سربراہی میں ہونی چاہیے۔ تاکہ پتہ چل جائے کہ وزیر صاحب کتنے انصاف پسند ہیں اور عوام کو بھی پتہ چل سکے یہ تو آپ اپنی تسلی کے لئے کہہ رہے ہیں کہ میں انصاف کر رہا ہوں' کسی ایم پی اے نے جرم نہیں کیا' جیسا کہ معتزز وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں ایم پی اے کو ڈنڈا چلانے سے روکتا ہوں جناب آپ خود ڈنڈا چلا رہے ہیں' ہم نے یہاں کوئی غلط کام نہیں کیا

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ سرور خان کو موقع دیں۔

ملک سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ خان کی تحریک استحقاق انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اور آپ نے ہمیں بولنے کا موقع دیا۔ میں اس معتزز ایوان کے تمام اراکین سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ میری تقریر کے وقت مداخلت کم کیا کریں تاکہ لوگ سن سکیں اور دیکھیں کون حق ہے اور کون ناحق ہے۔

جناب اسپیکر! اس مخلوط گورنمنٹ میں ہم اس نقطے پر اکٹھے ہوئے کہ کوئی ایم پی اے یا وزیر ایک دوسرے کے

حلقے میں فنڈ نہیں دے گا نوکریاں نہیں دے گا' اور جو بھی کام ہو گا وہ اس حلقے کے منسٹر یا ایم پی اے کی توسط سے یا اس کی سفارش پر ہو گا یہ اس مخلوط حکومت کا بنیادی نقطہ تھا لیکن ایک سال یا ڈیڑھ سال کے تجربے کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آئی اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری کولیشن پارٹیز چاہے پشتونخواہ سے تعلق رکھتا ہو یا جمعیت سے ان دونوں کا میں اکیلا دشمن بنا ہوا ہوں آج ڈاکٹر صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی تھی کہ انہوں نے ابھی اسکیمیں ہمارے حلقے میں دی ہیں اور مولوی صاحب بھی اپنی اسکیمیں ہمارے حلقے میں خرچ کرتے ہیں مجھے خوشی ہے کہ میں اتنا مضبوط ہوں کہ دونوں جماعتیں اس بات کی کوشش کر رہی ہیں کہ مجھے کسی نہ کسی دن سیاسی طور پر گرائیں میرا تو یہ خیال تھا کہ جہاں تک جمعیت علماء السلام کا تعلق ہے ان کی بنیادی بات اسلام شریعت کا نفاذ اور لوگوں کو ان کے حق دلوانا۔ لیکن یہاں اس کے برعکس ہو رہا ہے حالیہ تمیں جون میں مولانا عصمت اللہ نے وزیر اعلیٰ کے اسپیشل فنڈ سے دس کروڑ روپے بلوچستان میں اپنی پارٹی کے لوگوں کو دیا کیا یہ جائز ہے (شور)

میں چاہتا ہوں کہ اس بات کا فیصلہ چند دنوں میں ہو گا (شور)

میں تو اپوزیشن بینچ پر بیٹھ سکتا ہوں اگر یہ بات ہے کہ ہماری دوستی اور مخلوط حکومت کی بنیادیں صرف پارٹی تک محدود کرنا ہے آپ حیران ہو جائیں گے کہ آج ہمارے حلقے میں ڈیم بھی نہیں بنایا گیا ہے پشین سے ایک آدمی بحیثیت چوکیدار برشور میں تعینات ہوتا ہے کیونکہ ان کی پارٹی کا آدمی ہے آپ بتائیں کیا ہمارے علاقے کے لوگ غریب نہیں ہیں جو اس علاقے میں کام ہو رہا ہے ان لوگوں کا حق نہیں کہ چوکیدار بھی پشین سے جاتا ہے جناب والا کل میرے ساتھ مولانا امیر زمان صاحب تشریف لائے تھے اور انہوں نے مجھے کہا تھا کہ موسیٰ خیل تحصیل میں جو ڈویژن بنا ہے اس کا تمام اسٹاف......

میری مرضی سے تعینات کریں میں نے ان کو کہا کہ جب وہاں ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کی جو پوسٹیں دوسرے کے حلقوں میں ہوتی ہیں آپ نے اس حلقے کے ایم۔ پی۔ اے یا منسٹر کی سفارش پر کوئی آدمی لگایا ہے آپ یہ بتائیں یعنی مجھے یقین ہے کہ پٹ فیڈر نہر میں تین سو آدمی انہوں نے اپنے حلقے کے لگائے جہاں وزیر اعلیٰ کا حلقہ ہے یا جان جمالی کا حلقہ ہے یا عمرانی کا حلقہ ہے اس کا کیا حق بنتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے حلقے میں اپنے آدمیوں کو لگاتے ہیں۔ تو پھر جب میں اپنے محکمے میں کیوں ان کی آدمیوں کو لگاؤں میں بھی پشین سے موسیٰ خیل آدمی بھیجتا ہوں اگر یہ حق کی بات ہے جیسا کہ مولانا صاحب حق کا کام کرتے ہیں تو ہم بھی اس طرح کے کام کریں گے اور پشین سے موسیٰ خیل کے لئے لوگوں کو وہاں نوکریاں دلوانے کی بات یہ ہے کہ اس کا کوئی طریقہ کار ہوتا ہے۔ اور

مولانا عصمت اللہ نے میرے حلقے میں ایک روڈ دیا ہے چار لاکھ روپے کا اور وہ بندہ اپنے باغ کے لئے روڈ لے جا رہا ہے اگر گاؤں کی بات ہے تو وہاں میں دس کروڑ سے روڈ بنا رہا ہوں اور پورا روڈ بنا رہا ہوں لیکن انہوں نے کیا کیا ایک زمیندار جو کہ اس کی پارٹی کا آدمی ہے اس کے باغ کے روڈ کے لئے انہوں نے تین لاکھ روپے دیئے دیکھیں مولانا صاحب باغ کے لئے روڈ بناتے ہیں اسلام میں باغ رہ گیا ہے بات یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جو مخلوط پارٹیز ہیں وہ ایک دوسرے کا احترام کریں ایک دوسرے کے حلقوں میں مداخلت نہ کریں اگر واقعی اسلام کی بات ہے انصاف کی بات ہے شرافت کی بات ہے تو پہلے ہی مولانا صاحب نے اپنی طرف سے 'ناانصافی شروع کی ہے اپنے شریعت کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کو جس مقصد کے لئے منتخب کیا گیا ہے وہ ان سے رہ گیا اب یہ سڑکوں کے اوپر اور ترقیاتی کاموں پر اپنا اسلام قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ۔

جناب اسپیکر جی مولانا عصمت اللہ صاحب

ملک محمد سرور خان کاکڑ نہیں میں کیوں بیٹھوں میں چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں (شور) آخر میں دس کروڑ روپے انہوں نے ریلیز کئے ہیں اس کی تحقیقات ہونی چاہیں اور جو غلط کام انہوں نے کیا ہے اس کے خلاف ہم کو قرارداد مذمت اس اسمبلی میں لانی چاہیے اور آج تو ملک محمد شاہ صاحب نہیں ہیں اس نے اتنا پلندہ بنایا ہے اور میں کہتا ہوں کہ کل بھی مولانا صاحب آئے تھے میں نے ان سے کہا کہ آپ کے حلقے کے جتنے ملازمین ہیں میں آپ کو دیتا ہوں لیکن آج میں اگر ان کے پاس جاؤں تو وہ میرے آدمی نہیں لگائیں گے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم انصاف کرتے ہیں کہ ہم نے تو سب لوگوں کے لئے بربروا ہیں اور یہ جو رویہ ہے منافقانہ ہے اور یہ جو ذاتیات پر اتر آئے ہیں اس مخلوط حکومت کی بنیاد ھل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ چند دنوں میں یا تو یہ لوگ اپنے آپ کو ٹھیک کریں گے یا ہم پھر اپوزیشن میں بیٹھتے ہیں

مولانا عصمت اللہ (وزیر) جناب اسپیکر صاحب خان صاحب کی یقیناً" خواہش ہے کہ اپنے مخالفوں کو دبائیں اور خان صاحب کو پناہ لینے پر مجبور کیا جائے ان کی خواہش ہے اس میں کوئی شک نہیں اور ان کی یہی پالیسی ہے اور سیاست ہے یہ کیبنٹ کا فیصلہ نہیں تھا سوال یہ ہے کہ خان صاحب کیوں اتنے حواس باختہ ہو گئے۔ کہ وزیر اعلیٰ فنڈ جو ہے وہ دو کروڑ ہے اب دو کوڑ سے دس کروڑ میں نے کیسے لئے البتہ اگر خان صاحب کی قدرت ہے تو وہ سمجھائیں گزارش یہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کے حق و انصاف کی ذمہ داری گورنمنٹ اور وزراء پر عائد ہوتی ہے اور نہ ہم نے اپنے پارٹی تقسیم کیا ہے اور میں ایک تجویز دیتا ہوں کہ اسپیکر صاحب کی سپردگی میں ہر

ایم' پی' اے فنڈ کی تحقیقات کرانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ کھل کے بات سامنے آجائے کہ ایم پی اے حضرات اور بعض لوگوں کی نیت کیا ہے اور انہوں نے کیا کیا ہے میری تجویز ہے کہ ہر ایم پی اے فنڈ کے استعمال کے لئے اس فلور پر کمیٹی بنائی جائے اور تحقیقات کرائی جائے کہ انہوں نے کن کن لوگوں کو دیئے ہیں۔

جناب اسپیکر جی میر جان محمد جمالی صاحب

میر جان محمد جمالی (وزیر) جی فلور آف دی ہاؤس پر کچھ بہت ہی اہم باتیں اٹھی ہیں جو استحقاق سے تعلق رکھتی ہیں۔ سارے ایوان کے متعلق ہے اس میں اپوزیشن کے بھی اپنے بی' این ایم کے ساتھی بھی ہیں ہمارے اپنے ساتھی بھی ہیں میری گزارش ہے کہ جو آپ نے کمیٹیز بنائی ہیں پرویلج کمیٹی بھی انہی کا حصہ ہے اسی میں یہ مسئلہ بھی ہے اور اسی ایوان کے سیشن کے دوران رپورٹ پیش کی جائے اور اس پر یہ ایوان فیصلہ کریں کہ اگلا کیا قدم ہونا چاہیے میری یہ گزارش ہے۔

میر باز محمد خان کھیتران سر میں اس تحرک کو سپورٹ کرتا ہوں اور سرور خان اور جعفر خان نے جو باتیں کیں ان کو میں سپورٹ کرتا ہوں کیونکہ اس میں کافی وائلیشن (Violation) ہو رہی ہے اور ہم اس فیور میں ہیں کہ اگر اس کو پرویلج کمیٹی کے سپرد کرکے اسی سیشن میں اس کا (Decision) دیا جائے اور جس جس کو بھی (Complaint) ہے پوری ہر ایم پی اے اپنی طرف سے لے آئے اور اگر Complaint نہیں تھی تو یہ آٹومیٹکلی automatically ختم ہو جائے گا تو کسی ایم پی اے کا شیئر جو ہے اس پر ڈاکہ نہ پڑے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر صاحب گزارش ہے کہ یہاں پر دو بات ہو گئیں ایک بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے استحقاق پیش کی اس کے متعلق شاید سرور خان صاحب اور جعفر خان صاحب کو پتہ نہیں تھا یا نہیں ہے میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کابینہ میں جب ایم پی اے اسکیمات کی لسٹ آگئی تو اس لسٹ میں ہاشمی صاحب نے باقاعدہ لوگوں کو کولر اور پنکھے دیئے تھے۔ یعنی اس کے اسکیمات میں کولر اور پنکھے تھے تو پھر کابینہ نے فیصلہ کیا کہ بلوچستان میں اگر ایسے حلقے ہیں کہ......

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر صاحب کولر اور پنکھے دیئے جاسکتے ہیں ایم' پی' اے فنڈ میں اسکول اور ہسپتال کے لئے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) بلوچستان میں کچھ ایسے حلقے ہیں کہ وہاں پر لوگ پانی کے لئے تڑپ رہے ہیں اور کچھ ایسے علاقے ہیں کہ وہاں پر کولر اور پنکھے نہیں ہیں۔ لہٰذا اس بناء پر یہ فیصلہ طے ہوا کہ یہ جو پیسے ایک تو

ایم پی اے فنڈ ہے وہ جس اسکیم میں دینا چاہتے ہیں اس میں دے دیں اور رہا باقی پیسے وہ بلوچستان کے لئے باقاعدہ طور پر پلاننگ کی جائے اور جو یہاں پر فیزیبل ہو وہاں باقاعدہ طور پر پلاننگ کی جائے اور خرچ کیا جائے اور یہ دوبارہ بھی کابینہ سے منظور ہوگی شاید سرور خان اور جعفر خان صاحب وہاں پر موجود نہیں تھے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بہت سے ایسے منسٹر ہیں کہ وہ کابینہ کے اجلاس میں یا اسمبلی میں موجود نہیں ہیں پہلے بھی میں نے آپ سے گزارش کی کہ جناب کچھ وزراء کے متعلق شوکاز نوٹس نکالیں یا اخبار میں دے دیں تاکہ وہ موجود رہیں اور دوسرا یہ مسئلہ ہے کہ سرور خان نے کہا تھا کہ اسلام کے متعلق یہ لوگ منتخب ہوگئے لہٰذا یہ اسلام کے لئے کام کریں

میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دو فریضے ہیں ایک ہے اسلام کی عبادات اور دوسرا اسلام میں انسانی حقوق یہ سڑک روڈ بجلی یہ انسانی حقوق کی بات ہے اس کے متعلق بھی ہماری پالیسی واضح ہے جہاں تک یہ بات کی گئی ہے کہ میرے مخالفین کو دی گئی ہے اور یا اپنی پارٹی میں تقسیم کی گئی' میری ایک تجویز ہے کہ باقاعدہ طور پر جیسے سرور خان نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا فلاں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہاں اسمبلی سے ایک کمیٹی بنائی جائے اور وہ کمیٹی باقاعدہ ایم پی اے فنڈ کی بھی اور اسکیمات کی بھی تحقیق کریں اور یہاں اسمبلی فلور پر واضح کریں۔ کہ کس نے انصاف کی ہے اور کس نے ناانصافی کی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے متعلق پہلے ایک کمیٹی تھی نواب اکبر خان بگٹی کے زمانے میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی اور اس کمیٹی کے پلندے یہاں موجود ہیں۔ میرے گھر میں پڑے ہیں۔ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں اور اس پلندے میں سرور خان صاحب بھی موجود ہوں گے بذات خود اور اس پلندے میں شائد سرور خان صاحب کا نام بھی ہوگا اور اس پلندے میں یہاں پر جو منسٹر حضرات ہیں جو یہاں انصاف کی بات کرتے ہیں ان کے نام موجود ہوں گے۔ تو سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ اسمبلی اس بات پر غور کرے کہ نواب اکبر خان بگٹی کے زمانے میں جو پلندے بنائے تھے وہ سامنے آجائیں اور واضح ہوجائیں کہ کیا بلوچستان کے ساتھ انصاف ہوا ہے۔ یا کیا ناانصافی ہوئی ہے اور رہا یہ مسئلہ کہ ہم شریعت کے لئے یقیناً" منتخب ہوئے ہیں اور ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں بلوچستان حکومت نے ایک کمیٹی بنائی اور وہ کمیٹی یہاں پر فحاشی اور عریانی کے لئے تھی اور جب اس کمیٹی نے تحقیق کی وہ فہرست میرے ساتھ موجود ہے میں اسمبلی مین واضح کرسکتا ہوں کہ اس میں کون کون سے حضرات ملوث ہیں فحاشی اور عریانی کی بنیاد کس نے رکھی ہے میں یہ کہتا ہوں آپ کے توسط لیویز یہاں سے افغانستان جو گندم لے جائی جارہی ہے وہ پرمٹ کس کے ساتھ موجود ہے وہ کون لے جارہا ہے اس وقت آپ کے بلوچستان میں گندم نہیں ہے لیکن افغانستان میں یہاں کی نسبت گندم

ارزاں ملتا ہے ایک ہی دن میں ۸۰ گاڑیاں بارڈر کراس کرکے لے جارہے ہیں۔ (شور)

بلوچستان میں بدعنوانی کون لوگ کررہے ہیں میں اس میں کون ملوث ہیں (شور)

تو میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ یہاں ایک کمیٹی بنائی جائے اسلام کے ساتھ جو یہاں مذاق ہورہی ہے کون کرتا ہے اور کلاشنکوف کلچر یہاں پر کون رائج کررہا ہے فحاشی وعریانی اور وی سی آر اوغیرہ یہاں پر کون پھیلا رہا ہے اور اس طرح اسمگلنگ یہاں پر کون کررہا ہے اور کونسے ایم پی اے اور محکمے بے انصافیاں کررہے ہیں وہ پہلے نواب اکبر بگٹی کے پلندے کو بھی یہاں رکھیں اور اس کے لئے بھی آپ کمیٹی بنائیں (شور)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (پوائنٹ آف آرڈر) یہ اسلام کی جو باتیں ہورہی ہیں کیا یہ اسلام کے ٹھیکیدار ہیں کیا یہ کیا بات ہے کوئی مسلمان ہے کوئی مسلمان نہیں ہے یہ تحریک استحقاق پر بات ہورہی ہے یا اسلام کی بات ہورہی ہے یا اسلام کی بات ہورہی ہے اسلام کی بات کہاں سے آجاتی ہے (شور)

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں مولانا عصمت اللہ صاحب ڈاکٹر مالک آپ تشریف رکھیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر جہاں تک مولوی امیر زمان نے کہا ہے کہ نواب محمد اکبر خان بگٹی کے زمانے میں جو پلندے بنے ہیں میں آج بھی اس اسمبلی کے فلور پر کہتا ہوں کہ ان پلندوں کی رپورٹ اس اسمبلی کے فلور پر پیش کی جائے اور اس سے میرا ریکارڈ کا بھی پتہ چلے گا کہ میرا کتنا کلیر ریکارڈ ہے جو جج صاحبان نے میرے بارے میں لکھا ہے وہ بھی اس معزز ایوان کے ریکارڈ میں لانا چاہیے ہمارے اور آپ کے پلندے انشاء اللہ ترازو کے تو آپ مالک ہیں اپنے پلندے نیچے کریں گے ہم اوپر کریں گے کیونکہ ترازو آپ کے ہاتھ میں ہے جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک استحقاق کو ہم سب سپورٹ کرتے ہیں۔ آپ مہربانی کرکے ایوان میں رائے شماری کریں اب مزید اس پر بحث کرنا ضروری نہیں ہے تمام حقائق سامنے آگئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک مسٹر اسپیکر صاحب اب اس پر باقاعدہ آپ رائے شماری کریں تحریک استحقاق کی ہم سب حمایت کرتے ہیں' اور ایک عرض ہے مولانا صاحب سے عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے آپ

"کود پڑا' آتش نمرود میں عشق آؤ اس طرف اب ایک حد ہوتی ہے۔

مولانا عصمت اللہ (وزیر) میں اعلان کرتا ہوں کہ جو وزیر منسٹر ایم۔ پی اے میرے حلقے میں اگر

اسکیم دے تو میں داد دیتا ہوں میں ان کو شاباش کہتا ہوں۔

مولانا عبدالباری (وزیر) ! جناب اسپیکر صاحب یہ تحریک استحقاق ڈاکٹر صاحب نے چھیڑی ڈاکٹر صاحب کا حلقہ انتخاب شہر ہے اگر وہ لیاقت بازار میں یا کاسی روڈ میں ڈیلے ایکشن یا بلڈوزر چلا سکتے ہیں۔ تو میں ڈیلے ایکشن ڈیم بھی دوں گا اور بلڈوزر بھی دوں گا وہ چلائیں اپنے حلقہ انتخاب میں (۔شور)

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب اس پر بحث ختم کرتے ہیں اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے

(ڈیسک بجائے گئے)

ڈاکٹر عبدالمالک ایک وضاحت ہے کہ وہ اسی سیشن کے دوراں.........

Mr.Speaker it is upto committe

ڈاکٹر عبدالمالک آپ کو پابند کر سکتے ہیں (شور)

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر صاحب میں ڈاکٹر صاحب کی تحریک استحقاق کی حمایت کرتا ہوں لیکن ایک بات مولانا صاحب نے کہی کہ کوئی کمیٹی بنائی جائے تاکہ ایم پی ایز کے فنڈز کی چیکنگ کرے میں کہتا ہوں کہ کمیٹی تو پہلے سے موجود ہے سارے ریکارڈ پی اینڈ ڈی میں ہے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی کا سارا ریکارڈ ایوان میں پیش کیا جائے تاکہ لوگوں کو خرد برد کا پتہ چلے کہ کس نے کھایا کس نے نہیں کھایا یہ میری گزارش ہے۔

جناب اسپیکر جناب اسپیکر وزیر اعظم پاکستان نے بلوچستان اسمبلی کے معزز اراکین کو اسلام آباد طلب کیا ہے اور اٹھارہ اگست صبح گیارہ بجے ان کے ساتھ میٹنگ ہے اس وجہ سے سولہ اگست کا جو سیشن ہے وہ ساڑھے دس بجے کی بجائے ہم نو بجے رکھ لیں گے تاکہ معزز اراکین سولہ اگست کو بذریعہ طیارہ اسلام آباد کے لئے روانہ ہوں اور وہ وہاں پہنچ سکیں اور اس طرح جو سولہ اگست کا اجلاس ہے وہ صبح نو بجے ہوگا جی ایک تحریک استحقاق نمبر ۵ (مداخلت)

مولانا عبدالباری (وزیر) جناب اسپیکر یہ مسودہ قانون یہاں وزیر قانون پارلیمانی امور سود کے بارے میں ہے یہ کون پیش کرے گا کب ہوگا کیا ہوگا بحث ہوگی یا نہیں۔

جناب اسپیکر اس کا نمبر آئے گا مولانا صاحب

مولانا عبدالباری (وزیر) کب آئے گا؟

جناب اسپیکر آپ تشریف رکھیں اس کا نمبر آجائے گا۔

مولانا عبدالباری (وزیر) اس پر بحث کے لئے آپ تاریخ فکس کریں۔

جناب اسپیکر یہ اپنے نمبر پر جب آئے گا آپ بولئے جی تحریک استحقاق نمبر۵

ڈاکٹر عبدالمالک سر کیا بحث ہوگی یہ جو کتاب رکھی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر جی آجائے گا میں بتاتا ہوں ابھی اس استحقاق کے بعد اس کا نمبر آتا ہے سردار محمد طاہر خان لونی صاحب۔

سردار محمد طاہر خان لونی صاحب جناب اسپیکر وزیر صاحب یہاں موجود نہیں ہے جس پر میں نے استحقاق پیش کیا ہے کیا مولانا صاحبان میں کوئی ایسا ہوگا جو میری تسلی کرائے تاکہ میں یہ پڑھ لوں

جناب اسپیکر یا تو یہ کہ آپ اس کو ڈیفر کردیں جب مولانا صاحب آجائیں سردار طاہر صاحب آپ مولانا صاحب کے لئے رکھنا چاہتے ہیں پھر آپ اس کو بارہ تاریخ......

سردار محمد طاہر خان لونی چھ تاریخ کو آپ رکھ لیں۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے چھ تاریخ کو ٹائم بہت کم ہے بارہ کو آسکتا ہے بارہ تاریخ کو رکھ لیتے ہیں کیونکہ چھ تاریخ کو ٹائم کم ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) ڈیفر نہیں ہوسکتی کوئی تحریک استحقاق کیونکہ آج ہی وقوع پذیر مسئلہ ہیں اس کو پیش کریں۔

سردار محمد طاہر لونی میرا مین مقصد یہی ہے کہ جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ ان کی کارکردگی جو ہے یہ سب کچھ سنتے ' میرا اور کوئی مقصد اس میں نہیں ہے ہم تو ڈوبے ہوئے ہیں آپ تو نہیں ڈوبے ہوئے ہیں ہم تو ڈوبے ہوئے ہیں ہمارا کیا ہے ہم کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے آپ کی رائے کے مطابق

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب تحریک استحقاق نمبر۸ پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر۸

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) جناب اسپیکر میں اس تحریک کے ذریعے ایوان کی توجہ جناب سرور کاکڑ کے مورخہ ۹۲-۸-۴ کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں شائع شدہ بیان اور اس روز اسمبلی کے فلور پر اس بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کابینہ کے اجلاس میں ضلعی ٹیکس کی منظوری دی گئی تھی حالانکہ کابینہ نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا اس طرح کی غلط بیانی کرکے انہوں نے میرا اور صوبائی مخلوط

حکومت کے دیگر معزز اراکین کا استحقاق مجروح کیا ہے اور اپنی غلط بیانی کے ذریعے مخلوط حکومت کے ساکھ گرانے کی ناکام کوشش کی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ جناب اسپیکر میں اس تحریک کے ذریعے ایوان کی توجہ جناب سرور کاکڑ کے مورخہ ۹۴-۸-۴ کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں شائع شدہ بیان اور اس روز اسمبلی کے فلور پر اس بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کابینہ کے اجلاس میں ضلعی ٹیکس کی منظوری دی گئی تھی حالانکہ کابینہ نے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا اس طرح کی غلط بیانی کر کے انہوں نے میرا اور صوبائی مخلوط حکومت کے دیگر معزز اراکین کا استحقاق مجروح کیا ہے اور اپنی غلط بیانی کے ذریعے مخلوط حکومت کے ساکھ گرانے کی ناکام کوشش کی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب بتائیں کہ یہ کس طرح تحریک استحقاق بنتی ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) بسم اللہ الرحمان الرحیم جناب اسپیکر اس دن چار اگست کو یہاں پر ملک سرور خان کاکڑ نے کہا تھا کہ یہ ٹیکس صوبائی حکومت کی مخلوط کابینہ نے لگایا ہے لہٰذا اگر اس کی کوئی مخالفت کرے اور اگر کوئی صوبائی حکومت کے فیصلے کو نہیں مانتا ہے اس کو چاہیے استعفیٰ دے دے میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے الفاظ جو کاکڑ صاحب نے یہاں کہے ہیں اس سے ہمارے سارے اسمبلی کے ارکان کا استحقاق مجروح ہوا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ کابینہ نے فیصلہ نہیں کیا جیسے میں نے اس کی پہلے بھی وضاحت کی ہے اگر ضرورت ہو تو کیبنٹ کے سیکریٹری صاحب کو بھی بلا سکتے ہیں کہ واقعی یہ کابینہ میں فیصلہ ہوا ہے یا نہیں، حقیقت یہ ہے کہ ایک فائل محکمہ لوکل گورنمنٹ سے نکل کر وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش ہوئی ہے اور جمالی صاحب کے دستخط ہو کر واپس چلی گئی جس میں اس ٹیکس کا ذکر تھا۔

سرور خان کاکڑ صاحب نے کہا تھا کہ اگر کوئی صوبائی حکومت کا فیصلہ نہیں مانتا ہے تو استعفیٰ دے دے اس وقت جو پالیسی طے کی گئی تھی اس وقت سرور خان بالکل موجود نہیں تھے لہٰذا یہ صرف ایک محکمہ کی طرف سے ہوا ہے اور حضرت کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے اور یا ایک محکمہ کا فیصلہ ہے انہوں نے ہم پر الزام لگایا ہے کہ یہ بے خبر لوگ ہیں اور یہ ان پڑھ لوگ ہیں ان کو کوئی پتہ نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سرور خان کو اخلاقاً" مستعفی ہو جانا چاہیے وہ استعفیٰ دے دیں چونکہ انہیں اس کا کوئی پتہ نہیں تھا یہ کابینہ کا فیصلہ ہے یا ایک محکمہ کے توسط سے ایک فائل آئی ہے میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہم کو دعوت دی ہے کہ آپ استعفیٰ دے دیں

چونکہ ان کو کوئی پتہ نہیں اور آج یہ ایوان میں واضح ہوگیا ہے کہ سرور خان کو خود کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ یہ کیسے ہوا ہے لہٰذا وہ استعفیٰ دے دیں لہٰذا اخلاقی طور پر اس کا فرض بنتا ہے کہ انہوں نے اس طرح کا بیان دیا ہے وہ استعفیٰ دے دیں اور ہمارا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ صوبائی حکومت کا بھی انہوں نے استحقاق مجروع کیا ہے۔
اور وہ بھی اس کے رکن ہیں تو اخلاقاً" اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس حکومت سے استعفیٰ دے دیں اور وہ اس حکومت کے ساتھ نہیں چل سکتے تو وہ اس کو چھوڑ دے چونکہ اس حکومت کو بنانے میں جمعیت العلمائے اسلام نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے ہم نے اس کے لئے ایک پالیسی مرتب کی ہے اس پالیسی کی ایک کاپی بھی میرے ساتھ موجود ہے یہاں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق کی بات کریں کہ یہ تحریک استحقاق کیسے بنتی ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) جناب میں اس تحریک استحقاق کی بات کرتا ہوں اور ہم نے یہ بات نہیں کی ہے اور کابینہ نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے سرور خان کاکڑ ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے اور ہمیں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے اور یہ بھی کہا کہ آپ استعفیٰ دے دیں تو میں یہ سمجھتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس ایوان کے سامنے انہوں نے غلط بیانی کی ہے لہٰذا اب سرور خان کاکڑ کو چاہیے وہ مستعفی ہو جائیں اور صوبائی حکومت کے جو فیصلے ہیں اور ہم نے جو ضابطے طے کئے ہیں اس میں یہ نہیں ہے اس دن جعفر خان مندوخیل نے کہا تھا کہ ہم وزیر ایک دوسرے کے حلقے میں کام نہ کریں لیکن یہاں ہماری مخلوط حکومت کی واضح طور پر پالیسی ہے ہم نے اس کی کبھی خلاف ورزی نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر ملک محمد سرور خان کاکڑ

مولانا عصمت اللہ جناب والا! میں اس قرارداد کی حمایت میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر! اگر مولانا صاحب بولنا چاہتے ہیں تو ان کو بولنے دیں میں بعد میں بول لوں گا۔

جناب اسپیکر ملک محمد سرور خان کاکڑ

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب والا! جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے اور میں نے جو کہا تھا کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے اس بارے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس تحریک استحقاق کو

سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو یہ کابینہ میں فیصلہ ہو چکا ہے اور اس کے بعد وزیر اعلیٰ بلوچستان جو اس حکومت کے سربراہ ہیں جو بھی فیصلہ ہوتا ہے وہ وزیر اعلیٰ کے دستخطوں سے ہوتا ہے یا ان کے حکم سے ہوتا ہے اور اگر یہ ضلع ٹیکس لگایا ہے مجھے یاد پڑھتا ہے کہ کابینہ میں اس قسم کا ایجنڈا آیا ہے اس کابینہ میں پاس ہوا ہے اور کابینہ میں وزیر اعلیٰ نے اس ٹیکس کو لاگو کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور ویسے بھی پارلیمانی حکومت میں وزیر اعلیٰ اس کا سربراہ ہوتا ہے۔

اس کے فیصلے کے خلاف وہ معزز ممبر کیبنٹ میں یہ بات اٹھا سکتے تھے وہ اس فورم پر اس فیصلے کو اٹھا سکتے تھے وہ یہ بات وہاں کر سکتے ہیں مگر یہ ہماری عجیب مخلوط حکومت ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے ہیں وہ اس وجہ سے کہ ہمارے جمیعت العلمائے اسلام کا کوئی ضابطہ اخلاق نہیں ہے نہ ان میں آج تک کوئی پارلیمانی آداب ہیں۔

مولانا امیر زمان پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر ملک محمد سرور خان کاکڑ اس حکومت کے وزیر ہیں انہوں نے یہ باتیں کی ہیں یہ کہاں کا ضابطہ اخلاق ہے اگر آئی۔ جی۔ آئی کے اس طرح کے ضابطہ اخلاق ہیں تو ان پر لازم ہے وہ اس قسم کی بات نہ کریں یہ کہاں کا ضابطہ اخلاق ہے۔

جناب اسپیکر ملک محمد سرور خان آپ پہلے میری بات سن لیں اس دن بھی آپ نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو اس ہاؤس سے متعلق نہیں تھے غیر پارلیمانی تھے آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا! یہ تحریک استحقاق صحیح ہے اور جن دوستوں نے پیش کی ہے یہ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے اور اس دن حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے میں اس تحریک استحقاق کی حمایت کرتا ہوں۔

رولنگ

جناب اسپیکر چونکہ اسمبلی ایک مقدس ادارہ ہے اس کے ممبران انتہائی قابل قدر ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کو کسی ذہنی رکاوٹ کے بغیر اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے کا موقع ملے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں تاکہ تمام واقعات سامنے آجائیں اور پھر ہاؤس اپنی رائے دے۔

مسٹر منشی محمد جناب والا! میں اس تحریک پر بولنا چاہتا ہوں

جناب اسپیکر اس پر فیصلہ ہو گیا ہے آئندہ پھر

جناب اسپیکر یہ تحریک استحقاق کیسے بنتی ہے کہ ایک کو تبدیل کرکے دوسرے کو لے آئیں۔؟

سردار محمد طاہر خان لونی جناب والا استحقاق اس لئے بنتی ہے کہ ایک بے قصور آدمی کو بلاوجہ نوکری سے نکالیں وہ بھوک سے مرے اگر یہ استحقاق نہیں تو کیا ہے کیا اس کو گولی ماریں تو تحریک استحقاق بنے گی؟ یا پھر وزیر صاحب کلاشن کوف اٹھا کر اس کو گولی مار دے۔ کیا اس کے بعد میں یہاں تحریک استحقاق دے دوں؟ للذا آپ مجھے اجازت دیں

مولانا عصمت اللہ (وزیر) جناب اسپیکر! یہ کس قاعدے کے تحت تحریک استحقاق پیش کر رہے ہیں؟ (مداخلت)

سردار محمد طاہر خان لونی مولانا صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں آپ حق کو مانیں یہ غریب میرا بھائی نہیں ہے میرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ نہ میرا عزیز ہے اور نہ ہی میری قوم کا ہے (مداخلت)

مولانا امیر زمان (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر انہوں نے اپنی تحریک کے آخر میں لکھا ہے کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے میرے خیال میں یہ کوئی استحقاق نہیں ہے

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ بیٹھیں اور ان کو بولنے دیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی آپ تشریف رکھیں مولانا صاحب آپ نے جو کرامات کی ہیں آپ کے الفاظ میرے پاس ہیں میں اس کے متعلق کچھ بولنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر

جناب اسپیکر آپ اس تحریک استحقاق پر بولیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی جناب والا میں اس کے متعلق ہی بولتا ہوں مجھے اور بولنا تو نہیں آتا آپ تھوڑا صبر کریں (مداخلت)

جناب اسپیکر آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں

سردار محمد طاہر خان لونی جناب اسپیکر اس آدمی کو اس نوکری پر چار سال ہوتے ہیں یہ مستقل آدمی ہے اس کو بغیر رپورٹ کے ایک مولانا صاحب جو میرے عزیز بھی ہیں وہ یہاں آکر ہمارے وزراء صاحبان سے ناجائز آرڈر کرواتے ہیں میں حیدری صاحب کی شکایت نہیں کرتا کیونکہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ ہمارے مولانا صاحب نے یقین کرکے اس کے آرڈر کئے ہیں ابھی تک ان کے آرڈر رکے ہوئے ہیں میں نے اس پر عملدرآمد نہیں کرنے دیا۔ جناب اسپیکر اس سے ہمارے قوموں کے مابین فساد جھگڑا اور قتل ان ہی باتوں سے ہوتے ہیں میں

ایک مثال دیتا ہوں کہ مولانا صاحب نے موسیٰ خیل کے ایک آدمی (مداخلت)

مولانا عبدالباری (وزیر) جناب اسپیکر سردار صاحب نے تو تحریک استحقاق پیش کی ہے لیکن وہ امیر زمان صاحب کے خلاف بول رہے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی مولوی صاحب آپ ذرا مہربانی کریں۔ انہوں نے اس کو نکال کر کس اور کو لگایا۔ پھر وہ آدمی فرار ہوا اور اس نے گورنمنٹ کی تین چار گاڑیوں پر فائرنگ کی اور موسیٰ خیل کے بجلی گھر پر بھی فائرنگ کی یہ تو اس نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہم لوگوں میں اتنی طاقت نہیں کہ ہم گورنمنٹ کے ساتھ زیادتی کریں۔ (مداخلت)

مولانا امیر زمان (وزیر) جہاں تک میری معلومات ہیں وہ بڑے لوگوں کے اشارے پر فرار ہوا ہے شاید آپ ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔

سردار محمد طاہر خان لونی ٹھیک ہے میں شریک ہوں جیسے بھی ہے میں تو ہر چیز میں شریک ہوں' اس لئے میں مولانا صاحب سے پوچھوں گا کیا اس شخص کا اس نوکری پر حق بنتا ہے؟ کیا دوسرے شخص نے کوئی جرم کیا ہے جو اس کو نکالا جا رہا ہے اگر کوئی ایسا ثبوت ہے تو بتائیں۔ اس نے کوئی جرم کیا ہو یا وہ غیر حاضر رہا ہو یا ایسا کوئی کام کیا کچھ چوری ہو پھر تو بجا ہے صحیح ہے ایک برے کردار کے آدمی کو نکالنا چاہیے لیکن وہ تو ایک غریب آدمی ہے اور اپنی ڈیوٹی پر چوبیس گھنٹے حاضر رہتا ہے اس کو نکال کر اپنے آدمی کو بھرتی کرانا چاہتے ہیں حالانکہ یہ دونوں اپنے عزیز ہیں۔

جناب اسپیکر سردار صاحب یہ مسئلہ ہے استحقاق کا اس آدمی کی بات ہو رہی ہے آپ یہ بتائیں کہ آپ کا یا اس اسمبلی کا استحقاق کیسے مجروح ہوا ہے؟

سردار محمد طاہر خان لونی وہ میرے حلقے کا ہے میری قوم کا ہے میرا عزیز ہے اگر میرے حلقہ سے میرے اپنے عزیز کا معاملہ نہ اس سے استحقاق مجروح نہ ہوگا تو پھر کس کے حلقے سے ہوگا آپ ہی بتائیں کیا میرا استحقاق مجروح نہیں ہوگا اس طرح کیا میں کسی اور کے حلقہ کی بات کروں؟

جناب اسپیکر چونکہ یہ استحقاق نہیں بنتا لہٰذا اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے (مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب مہربانی فرما کر آپ میری گزارش سنیں۔ ان کی وجہ سے اس کو سزا دی جا رہی ہے (مداخلت)

جناب اسپیکر گزارش ہے کہ یہ تحریک استحقاق ہمارے ڈپٹی لیڈر کی طرف سے پیش ہوا ہے یہ ہمارا حق بنتا ہے آپ وزرائے کرام کو یہ تنبیہہ کریں کہ وہ پہلے بات تو سنیں اگر استحقاق نہیں بنتا تو میں Quote کوٹ کرتا ہوں کہ یہ استحقاق کیسے نہیں بنتا پلیز پلیز۔

جناب اسپیکر اس پر میں اپنے آرڈر دے چکا ہوں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی آرڈر، سر آپ تو میرے خیال میں ابھی تک بول رہے ہیں ہم آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ آنریبل سردار طاہر لونی صاحب نے استحقاق کی جو تحریک پیش کی ہے اس مقدس ایوان میں قاعدہ نمبر۵۶ میں یہ کلیئر کٹ لکھا ہوا ہے جناب اسپیکر

جناب اسپیکر آپ (مداخلت) ارجن داس صاحب (مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی میں نے یہ گزارش کر رہا ہوں، قاعدہ نمبر۵۶ میں ہے کہ کس ایسی دستاویز

جناب اسپیکر ویسے اکیڈیمکلی Acadamically بھی ویسے آپ کونسا قاعدہ پڑھ رہے ہیں؟

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر قاعدہ نمبر۵۶ جس میں تجویز ہے کہ کس دستاویز کی بناء پر یعنی دستاویز وہ آرڈر ہے جو منسٹر کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں میں عرض کرتا ہوں جناب کس بھی حلقہ کا کوئی بھی ممبر اگر حلقہ انتخاب میں ہو یا باہر سے ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کس بلوچستانی کی حق تلفی کی جاتی ہے یا آئین کے تحت اس کا حق چھینا جاتا ہے تو یقیناً" یہ اس کا استحقاق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر یہ کونسا قاعدہ ہے؟

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب والا، قاعدہ نمبر۵۶ ہے

جناب اسپیکر قاعدہ نمبر۵۵ بھی آپ اس سے پہلے پڑھ لیں اس کے بعد آپ بات کریں قاعدہ نمبر۵۶ تو نوٹس کے بارے میں ہے اور قاعدہ نمبر۵۵ میں دراصل اس کی ڈیفینیشن Defination دی گئی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی سر وہ تو صحیح ہے آپ کا فرمانا بجا ہے لیکن دستاویز وہ آرڈر ہے اگر ایک منسٹر حق تلفی کرتا ہے کوئی، جب کہ اس مقدس ایوان میں جتنے بھی ہمارا حکمران طبقہ ہے یا ہم ہیں، ہم اسمبلی فلور پر پہلے ہی یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ آئین کے مطابق ہم کس کی بھی حق تلفی نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ تمام شہریوں کے حقوق محفوظ ہونگے اگر کس کا حق اس طریقے سے غصب کیا جاتا ہے اگر کسی کی حق تلفی کی جاتی ہے یقیناً" یہ تو استحقاق بنتا ہے اگر اس طرح وزراء صاحبان کو کھلی چھٹی دے دیں تو پھر یہ میرے خیال میں صرف قلم کی جنبش

ہے لہٰذا ہم سردار لونی صاحب کی پوری حمایت کرتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی میرے خیال میں یہ اہمیت کا حامل مسئلہ ہے میں ارجن داس اور طاہر خان صاحب کی حمایت کرتا ہے۔

جناب اسپیکر اس پر فیصلہ ہوگیا ہے خان صاحب

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب یہ فیصلہ ہوگیا ہے یہ ناجائز ہے وہ ایسا کرے سوال یہ ہے کہ اس بات کا تعین کیا جائے کہ اس نے کوئی محکمانہ خلاف ورزی ہوئی ہے یا اگر ایک وزیر ذاتی عداوت کی بنیاد پر اس سرکاری ملازم کے خلاف کاروائی کرے تو میرے خیال میں واقعی ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب اسپیکر اسمبلی میں اس طرح استحقاق مجروح نہیں ہوا کرتا۔

مولانا امیر زمان (وزیر) میرے خیال میں جناب اسپیکر آپ کی رولنگ کے بعد یہ مناسب نہیں ہے اگر اجازت ہو تو میں اس کی وضاحت کر سکتا ہوں چونکہ یہ میرے ضلع سے تعلق رکھتا ہے اس لئے سردار صاحب

جناب اسپیکر اس پر فیصلہ ہوگیا ہے اب وزیر قانون وپارلیمانی امور (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں ہمارے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر سردار طاہر خان لونی صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اب طریقہ کار میں کچھ فرق تو ضرور ہوگا لیکن جب ایک بندہ وہاں کام کرتا ہے کم از کم آپ زحمت تو کریں۔

جناب اسپیکر ہمایوں صاحب اس پر فیصلہ ہوچکا ہے فیصلہ کے بعد آپ بحث نہیں کر سکتے ہیں اس کے باوجود ہم سٹریس Stren کرتے ہیں کہ کس طریقہ سے ہم اس پروسیڈنگ کو کنڈکٹ کریں لیکن آپ کسی بھی چیز کو اٹھا کر استحقاق بنا لیتے ہیں ایک آدمی (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری یہاں پر ایک چیز ہے جب زیادتیاں ہوتی ہیں

جناب اسپیکر میر ہمایوں صاحب اس کے لئے باقاعدہ طریقہ کار موجود ہے اسمبلی کے لئے بھی طریقہ کار ہے بلکہ کورٹس ہیں کس بھی غیر قانون چیز کو ختم کرنے کے لئے پراپر پروسیجر Proper procedure ہے اسمبلی کا بھی ہے اسمبلی سے باہر بھی ہے اب اگر استحقاق نہیں بنتا تو اس پر بحث کی کیا ضرورت ہے؟

میر ہمایوں خان مری ٹھیک ہے جی۔

جناب اسپیکر وزیر قانون وپارلیمانی امور معیشت سے متعلق ربوٰی و سود کے خاتمے اور اسلامی

طریقوں کے بابت اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پیش کریں۔

مسٹر عبدالقہار خان (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب اسپیکر میں آپ کو سن لیتا ہوں پہلے یہ کارروائی نمٹ جائے۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب اس کارروائی سے پہلے ہماری جو تحریک التواء ہے جو ہم نے ضلع ٹیکس کے بارے میں پیش کی ہے۔

جناب اسپیکر اس پر ابھی بات کرتے ہیں چونکہ ابھی ہم نے کارروائی سٹارٹ کی ہے۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر زراعت) جناب اسپیکر میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ وزیر قانون موجود نہیں ہیں دوسرے اس بارے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں پہلے اجلاس میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی رپورٹیں دی گئیں تھیں آج بھی کچھ دی گئیں ہیں تو جناب اس پر کب بحث ہوگی اور یہ کب ہوں گے اور اس کے لئے مسودے کب بنائیں گے دوسرا یہ کہ وزیر قانون بذات خود موجود نہیں ہیں اگر آپ دوسرے ساتھیوں سے کہیں اور وہ پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب اسپیکر جعفر خان مندوخیل اسے پھر آپ پیش کر رہے ہیں وزیر قانون کی طرف سے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں معیشت سے سود (ربٰوی) کے خاتمے اور سرمایہ کار کے اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پیش کرتا ہوں اور ایوان کی میز پر رکھتا ہوں

جناب اسپیکر معیشت سے سود ربوٰی کے خاتمہ اور سرمایہ کاری کے اسلامی طریقوں کی بابت اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پیش ہوئی اس سلسلے میں بحث کے لیے کوئی اور دن مقرر کریں گے اس سے قبل جو رپورٹیں پیش ہوئیں ہیں اس میں جو معزز اراکین بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ ان مختص دنوں میں حصہ لیں عبدالقہار صاحب آپ کی تحریک التواء تھی اس کے بارے میں اس دن یہ بتایا گیا تھا کہ کیبنٹ کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں یہ معاملہ زیر غور آئے گا اس بنیاد پر یہ تحریک التواء موخر ہوگی تھی میرے خیال میں کیبنٹ کی میٹنگ ابھی نہیں ہوئی ہے اور یہ تحریک التواء کیبنٹ میٹنگ سے مشروط تھی میرے خیال میں اسے اس کے بعد رکھ لیجئے

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب والا یہ ایک بنیادی اہم مسئلہ ہے اور یہ ضلع ٹیکس ایک اہم مسئلہ ہے اگر اجازت ہو تو اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر پہلے آپ کیبنٹ میں اس پر فیصلہ کرالیں۔ پھر اس تحریک التواء پر بات ہوگی۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب والا! یہ ایک سنگین مسئلہ ہے یہ بلوچستان کا ایک بڑا مسئلہ ہے اس میں زمینداروں کا نقصان ہے اور بلوچستان گورنمنٹ کا بھی نقصان ہے۔

جناب اسپیکر اس کا فیصلہ آپ کیبنٹ میں کرالیں۔ اس کا انحصار آپ پر ہے' اس بارے میں آپ آج بیٹھیں کل بیٹھیں جب بھی بیٹھیں اس پر فیصلہ کرالیں۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب والا وزیر اعلیٰ صاحب یہاں موجود نہیں ہیں وہ اسلام آباد میں ہیں شاید انہوں نے ۱۰ تاریخ کو میٹنگ بلائی ہے لیکن یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور ضروری مسئلہ ہے میرے خیال میں اگر اس پر بحث ہوسکے تو اچھا ہوگا

مسٹر عبدالقہار خان جناب والا! جب ہم نے یہاں پر یہ تحریک التواء پیش کی اس کے ایک دن بعد اخبار میں آیا کہ یہ سارے نوٹیفکیشن ہم نے واپس کردیئے ہیں پھر دوسرے دن لوکل گورنمنٹ کے منسٹر نے اخبار میں دیا تھا کہ ہم نے کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا ہے پرسوں بھی پشین میں اور باقی علاقوں میں بھی احتجاجات ہوئے ہیں زمینداروں کو گرفتار کیا گیا ہے میرے خیال میں یہ ایک ضروری اور اہم مسئلہ ہے اگر اس پر آج بحث کی جائے یا اسے آج بحث کے لئے منظور کیا جائے اس کے لئے کل کا دن مقرر کرلیا جائے کیونکہ یہ نہایت فوری اہمیت کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر یہ تحریک التواء تو اپنی جگہ پر ہے اگر تحریک التواء پر بحث کی بھی جائے تو اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا آپ اس کا نتیجہ نکالنے کی کوشش کریں اس پر کوئی فیصلہ جلدی کریں ویسے بھی اس پر بحث ہوچکی ہے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب والا! یہ مسئلہ جوائنٹ پارلیمانی گروپ میں اٹھایا گیا تھا اور اکثر ممبران صاحبان کی یہ رائے تھی کہ اس ضلعی ٹیکس کو ختم کیا جائے' اس بات پر سب ممبران متفق تھے اب سوال یہ ہے کہ یہ معاملہ کیبنٹ میں جائے گا یا نہیں میرے خیال میں اس تحریک التواء پر بحث کی ضرورت اس لئے نہ پڑے کیونکہ سب ممبران کی اس پر متفقہ رائے تھی کہ اس ٹیکس کو ختم کیا جائے اگر سب کی رائے ہے تو میرے خیال میں اس کا طریقہ کار واضح کیا جائے یا کیبنٹ کو انسٹرکشن Instruction دی جائیں یا گورنمنٹ کو انسٹرکشن دی جائیں کہ یہ ٹیکس کب ختم کریں گے اور کیسے ختم کریں گے۔

جناب اسپیکر اس پر بحث ہو بھی چکی ہے پھر اس میں یہ ہے کہ پہلے کیبنٹ کا اجلاس ہو اور اس میں

اس پر فیصلہ کریں۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب والا پوائنٹ آف آڈر جناب والا! اس وقت جو صورت حال ہے مثلاً "کل پشین میں ہڑتال تھی لورالائی میں ہڑتال ہو گئی ہڑتال کیوں نہیں ہو گی ہمارے لورالائی میں ضلع ٹیکس کا جو نیلام ہے وہ پانچ لاکھ روپے میں ٹھیکدار کے لئے نیلام ہوا' جب کہ ایک دن اور رات کی آمدنی چالیس ہزار روپے ہے تو آپ سوچ لیں کہ ایک مہینہ میں تو پانچ لاکھ روپے پورے ہو جاتے ہیں' یہ سارے پیسے ایک جیب میں جائیں گے اس کا نہ گورنمنٹ کو فائدہ ہے اور نہ ہی عوام کے لئے فائدہ ہے یہ ایک بہت ہی احساس مسئلہ ہے جب تک کابینہ کا اجلاس ہو گا اس وقت لوگوں کا اس پر کیا ردعمل ہو گا' اور اس وقت تک گورنمنٹ کی پالیسی کیا ہو گی' جناب یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب والا! کچکول علی طاہر خان لونی دونوں کھڑے ہیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی جناب والا! اب میری باری ہے' جناب اسپیکر۔

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹیکس لگایا کس نے ہے' یہ ٹیکس کیبنٹ نے لگایا ہے اور نام لیا گیا چیئرمین کا کہ چیئرمین نے ٹیکس لگایا ہے جب کہ یہ ٹیکس کیبنٹ نے لگایا ہے۔ جو وزراء حضرات یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب والا مجھے ذرا باری دے دیں میں ان کی تسلی کر دوں

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد طاہر خان لونی جناب والا! آپ مجھے ایک منٹ کے لئے موقع دیں پھر آپ بول سکتے ہیں۔ یہ تمام وزراء کیبنٹ کے ممبر ہیں اور میرے خیال میں یہ سب وہاں پر حاضر تھے اور انہوں نے ہی یہ کیبنٹ میں پاس کیا آج وہی وزراء اس کے خلاف جا رہے ہیں کیوں اس وقت آپ لوگوں کو یہ ہوش نہیں تھا کہ یہ ٹیکس عوام سے وصول ہو گا۔ یہ ٹیکس آسمان سے تو نہیں گرے گا۔ میں بھی عوام میں شمار ہوں اس کی وصولی مجھ سے بھی ہو گی۔ اس کی وصولی اسپیکر صاحب آپ سے بھی ہو گی اور یہاں جو ہم سب بیٹھے ہیں ہم سب سے اس ٹیکس کی وصولی ہو گی۔ اگر وہ پہلے ہی اس پر غور خوض کرتے تو یہ مسئلہ اس جگہ تک پہنچتا ہی نہیں۔

جناب اسپیکر میر جان محمد خان جمالی قرارداد نمبر ۵ پیش کریں۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں مجھے بولنے کی اجازت ہے مجھے ایک منٹ کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر آپ اس کا فیصلہ کیبنٹ میں کریں اور پھر ہاؤس میں پیش کریں۔

مولانا امیر زمان خان (وزیر) جناب والا! ابھی یہ جو بات ہوئی ہے کہ اس ٹیکس کو کیبنٹ نے لگایا ہے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کیبنٹ نے نہیں لگایا ہے اور یہ ٹیکس کیبنٹ نے نہیں لگایا ہے (شور) میرے خیال میں لوکل گورنمنٹ کی ایک فائل گئی تھی شاید اس پر یہ فیصلہ ہوا ہو۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) جناب اسپیکر! آپ نے اب کہہ دیا ہے اور اس پر اپنا فیصلہ دے دیا پروسیڈنگ کو چلنے دیں۔

جناب اسپیکر عبدالقہار صاحب پروسیڈنگ کو آگے چلنے دیں۔

عبدالقہار خان صاحب جناب اسپیکر ہم پروسیڈنگ کو آگے چلنے دیں گے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے مگر میں نے جو تحریک التواء پیش کی ہے وہ تحریک التواء بنتی ہے تو پھر کیبنٹ میٹنگ کی کیا بات ہے۔

جناب اسپیکر آپ کی تحریک التواء بحث ہوئی ہے آپ نے اپنی بات کرلی ہے۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب والا تحریک التواء پر ابھی تک بحث نہیں ہوئی ہے آپ تحریک التواء پر بحث کے لئے منظور کرلیں۔ جو طریقہ کار حمید خان اچکزئی نے واضح کیا ہے میرے خیال میں تمام ممبران اسمبلی اس پر متفق ہیں لہٰذا اس تحریک التواء کو منظور کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر صاحب یوں معلوم ہو رہا ہے کہ کابینہ کے لوگ اس دن آدھے حاضر تھے اور آدھے غیر حاضر تھے۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ عوام کے مسائل پر پہلے اسمبلی میں بحث مباحثہ کے بعد یہ کابینہ کو ریفر کرنا چاہیے یا کابینہ سے پاس ہو کر جس کے متعلق تحریک پیش کی جاتی ہے اس پر اسمبلی میں بحث و مباحثہ ہونا چاہیے یا نہیں دونوں صورتوں میں سوال پر کہ کابینہ سے پاس ہوا ہے تو اس پر اسمبلی میں بھی بحث و مباحثہ ہونا چاہئے اور ابھی تک پاس ہوا نہیں ہے تب بھی اسمبلی میں اس پر بحث مباحثہ ہوگیا ہے اب پوزیشن یہ ہے کہ ایک طرف ٹھیکیدار اپنے حقوق جتلاتا ہے کہ مجھے ٹھیکہ ملا ہوا ہے حکومت کی طرف سے وہ ان فورس کرتا ہے دوسری طرف سے عوام کے جلوس جوق در جوق آتے ہیں اور ان چھنوں کو ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں وہ چین درمیان سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر اس کو بحث کے لئے بارہ تاریخ کو رکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ اس وقت تک کیا ہوگا جناب اسپیکر صاحب آپ

جناب اسپیکر یہ تحریک التواء ہے اس پر کوئی بحث.......

ڈاکٹر کلیم اللہ نہیں ان کی پوزیشن کیا ہوگی کہ کیا یہ ٹیکس جاری رہے گا یا نہیں ایک بات آپ بتادیں....؟

جناب اسپیکر میں اس تحریک التواء پر فیصلہ دے رہا ہوں یہ میرا فنکشن نہیں ہے کہ اس پر ......(مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ نہیں لوگ......

جناب اسپیکر تحریک التواء پر بحث چونکہ چھ کو مکمل نہیں ہوسکتی کیونکہ چھ تاریخ کو آپ حضرات نے اسلام آباد......(مداخلت)

ڈاکٹر کلیم اللہ لیکن جناب چھ تاریخ تک کیا ہوگا؟

وزیر تعلیم بارہ تاریخ کو اجلاس ہے ڈاکٹر صاحب اس طرح کوئی اس کو منع بھی نہیں کرسکتا کیونکہ ٹینڈر جب ہوتا ہے تو یہ ٹھیکیدار کا رائٹ (Right) بن جاتا ہے وہ آپ کی اسمبلی کے خلاف کورٹ میں جاسکتے ہیں اور پھر مزید سبکی ہوگی۔

ڈاکٹر کلیم اللہ نہیں اس وقت تک یہ آرڈرز جاری رہیں گے یا ختم ہوں گے......(مداخلت)

جناب اسپیکر سرور خان صاحب آپ لوگوں کو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ڈیکورم کا خیال رکھیں آپ پھر کھڑے ہوجاتے ہیں خان صاحب قرارداد آرہی ہے آپ اسے بارہ تاریخ تک کے لئے رکھ لیں۔ اس پر جو بھی ساتھی حصہ لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر ان وزیروں میں اتنی سکت نہیں ہے کہ اس کو سسپینڈ (Suspand) کراسکیں کلڈ اینڈ Killed and......

جناب اسپیکر یہ پھر آپ اور وڈیروں کا کام ہے جی قرارداد نمبر ۵

قراردادیں

جناب اسپیکر قرار نمبر ۵ میر جان محمد جمالی صاحب پیش کریں۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی اطلاعات) جناب اسپیکر آپ کی اجازت میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اندرون ملک مسافروں کی دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کوئٹہ ائرپورٹ سے پروازوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔

لہٰذا کوئٹہ ایئرپورٹ سے کراچی' لاہور اور اسلام آباد اور اندرون ملک معمول کی پروازوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بیرون ملک پروازیں بھی شروع کی جائیں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اندرون ملک مسافروں کی دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کوئٹہ ائرپورٹ سے پروازوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔

لہٰذا کوئٹہ ایئرپورٹ سے کراچی' لاہور اور اسلام آباد اور اندرون ملک معمول کی پروازوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ بیرون ملک پروازیں بھی شروع کی جائیں۔

میر جان محمد جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)

میرے خیال میں میرے معزز دوستوں کو کوئی اعتراض نہ ہوگا یہ عوام کی تکالیف کو مد نظر رکھتے ہوئے لایا گیا ہے خوشی کی بات تو یہ ہے کہ اس ایوان نے کوئٹہ سے خصوصی حج پروازوں سے متعلق قرارداد پاس کی تھی جو نیشنل اسمبلی اور سینٹ کا بھی حصہ بنی اور انشاء اللہ اگلے سال کوئٹہ سے حج پروازیں شروع ہو جائیں گی اس طرح اگر آج ہم اسے منظور کرتے ہیں تو انشاء اللہ مستقبل میں اس کے بہت سے فائدے ہوں گے۔

میر باز محمد کھیتران جناب اسپیکر ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اسے منظور کیا جائے لیکن حج پروازوں کا فیصلہ ۱۹۸۹ء میں ہوا تھا کہ کوئٹہ سے ہوں گے لیکن کہا گیا تھا کہ آپ کا ایئرپورٹ چھوٹا ہے پہلے اسے بڑا کیا جائے' اس سلسلے میں بھی ہم اس میں ترمیم کرکے اسے شامل کریں دوسرا یہاں سے ملتان کے کافی مسافر ہوتے ہیں اگر کوئٹہ سے لاہور وغیرہ کی پروازیں پہلے سے ہی ہیں اگر ملتان کی ایک فلائٹ ہو یا لاہور جاتے ہوئے ملتان جائے تو اس کی میں تجویز دیتا ہوں

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) میر باز صاحب کی میں حمایت کرتا ہوں کیونکہ ان کا وہاں ایک کارخانہ ہے اور انہیں وہاں جانے سے سہولت ہوگی۔ جو دوسری پروازیں ہیں ان میں عوام کو آسانی ہوگی۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میں اس قرارداد کے حوالے سے کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب پہلے بولیں گے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی اچھا اچھا حضرت مولانا صاحب پہلے بولیں پھر میں بولوں گا۔

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) جناب اسپیکر صاحب میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن گزارش یہ ہے کہ یہاں اسمبلی سے سو سے زیادہ قراردادیں پاس ہوئی ہیں کیا صرف ہم قرارداد پیش کرتے رہیں گے ان پر عمل در آمد بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ پہلے بھی ملازمتوں کے کوٹہ سے متعلق قرارداد پاس ہوئی تھی اب بے روزگار گریجویٹس سے متعلق قرارداد آیا ہے میرا خیال ہے کہ ان قراردادوں سے کچھ نہیں ہوتا ہے

یہ قرارداد انتہائی ضروری ہے یہاں بے روزگاری بہت ہے لیکن یہ گزارش ہے کہ اس پر عملدر آمد ہو بہرحال میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر جی ارجن داس صاحب بولیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میر جان جمالی صاحب وزیر اطلاعات نے یہ قرارداد پیش کی ہے ہم بہت خوش ہیں کہ انہیں مسافروں کی تکلیف کا احساس ہوا میں تو یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ پی آئی اے کے مسافروں کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے ان غریب اور کم وسائل رکھنے والے مسافروں کے لئے بھی آپ کچھ ترس اور رحم اپنے دل میں لائیں۔ اس وقت ہماری بسوں کی کیا حالت ہے؟ سرکاری بسوں کی کیا حالت ہے لوکل بسوں کی کیا حالت ہے جناب جو کھچا کھچ بھری رہتی ہیں مسافروں سے بلکہ ان بسوں میں یہ حالت ہوتی ہے کہ ہماری مائیں اور بہنیں بھی بیچاری اس بھیڑ میں پریشان اکثر ہم نے انکو دیکھا ہے جناب اسپیکر صاحب طیاروں میں......

جناب اسپیکر اس وقت آپ قرارداد پر بات کریں......

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر میں قرارداد کے حوالے سے ہی بول رہا ہوں۔

جناب اسپیکر اس وقت انہوں نے فضا کے متعلق قرارداد پیش کی ہے اور آپ زمین کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میں عرض کر رہا ہوں کہ آسمان کے ساتھ ساتھ زمین سے متعلق بھی بات کی جائے جناب اسپیکر ہوا میں اڑنے والے تو ہم ہیں ان غریب بلوچستان کے ان غریب محنت کش عوام کے بارے میں بھی کیا کبھی آپ لوگوں نے سوچا ہے؟

جناب اسپیکر اس سے متعلق آپ قرارداد لے آئیں اس وقت اس قرارداد سے متعلق بات کریں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میں اس قرارداد پر آرہا ہوں جناب اسپیکر صاحب گزارش ہے کہ جیسا کہ مولوی امیر زمان صاحب نے فرمایا ہے۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب آپ بات سنیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی مولانا امیر زمان صاحب میں بول رہا ہوں آپ بیٹھ جائیں۔ مجھے بولنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب آپ انہیں بات مکمل کرنے دیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی میں عرض کر رہا تھا جناب پوائنٹ آف آرڈر پر آپ بولئے سارا دن ہم تو بڑے خوش ہو رہے ہیں کہ آپ لوگ بولیں آپ لوگ بولیں جناب اسپیکر صاحب ویسے تو کشتی ڈوبتی ہوئی نظر آرہی ہے میں عرض کروں گا جناب اسپیکر صاحب عرض یہ ہے کہ مولوی امیر زمان صاحب نے کہا ہے کہ یہ قرادادیں صرف قراردادوں کی حد تک پیش ہوتی ہیں ایک سو قراردادیں آئی ہیں جناب وہ کسی بکس میں بند ہو گئی ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ ۴۵ لاکھ عوام کے نمائندے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں بلوچستان کی ۴۵ لاکھ عوام کے مترجم اس وقت یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اگر قراردادیں یہاں سے منظور ہونے کے باوجود بھی وہ کسی بکسے میں بند ہوتی ہیں اور ان پر عمل نہیں ہوتا ہے تو یہ افسوس کس سے کریں ہم جناب اسپیکر صاحب حکمران طبقے سے کریں وزراء کرام سے کریں یا اپنی قسمت پر ہم افسوس کریں جناب اسپیکر صاحب دو سال کا عرصہ ہوا ہے یہ حکومت آئی ہوئی ہے اور وزراء کرام خود اپنی خامیوں پر ایک ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب ہمارے بلوچستان کے عوام وہ کیا چاہتے ہیں؟ بلوچستان کے عوام کے دکھ درد اور تکالیف کیا ہیں جناب اسپیکر ان کو روزگار چاہیے ان کو ترقی چاہیے ان کو ترقیاتی اسکیمیں چاہیں ان کو پینے کا پانی چاہیے بد قسمتی سے آج ایسے بھی ہمارے اس ماحول اور سوسائٹی میں ایسے بھی طبقے ہیں جو وہ پانی پی رہے ہیں جن میں مہینوں سے مردہ کتے پڑے ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب آپ پہلے اس قرارداد کی......

جناب اسپیکر ارجن داس صاحب

مسٹر ارجن داس بگٹی اس قرارداد سے متعلق میں عرض کروں گا کہ قرارداد تو اپنی نوعیت پر صحیح

ہے لیکن جہازوں کے ساتھ ساتھ آپ مہربانی فرما کر بسوں کی بھی حالت اچھی بنائیں

جناب اسپیکر جی اور کوئی صاحب

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میں یہ عرض کروں گا کہ اس قرارداد کو وزیر اطلاعات نے پیش کیا ہے اور یقیناً" وہ اس قرارداد کو مرکزی حکومت تک بھجوائیں گے کیونکہ یہ شعبہ ان سے متعلق ہے ہم اپنی پارٹی کی طرف سے یہ عرض کرتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام سے متعلق جو فیصلے آپ کرتے ہیں ان پر عملدرآمد کریں صرف باتوں تک انہیں محدود نہ رکھیں...... شکریہ

مولوی عصمت اللہ (وزیر) جناب اسپیکر قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے خصوصی طور پر اس اضافے کی گزارش آپ کی توسط سے ضروری سمجھتا ہوں کہ خلیج کے ممالک میں بلوچستان کے لوگ بہت رہتے ہیں ان کی ایک خاص مشکل ہے کہ وہ پہلے کراچی پھر کوئٹہ آتے ہیں اگر اس میں یہ خصوصی اضافہ کیا جائے کہ دوبئی سے ایک پرواز کو براہ راست کوئٹہ مخصوص کیا جائے تاکہ ان لوگوں کی مشکل حل ہو۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن اس کے ساتھ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی ہم سوچیں اور سول ایویشن کو پابند کریں کہ اس وقت تربت میں اڑتالیس پروازیں ہفتہ وار ہیں اور مکران کے لوگ کروڑوں روپے پی آئی اے کو دے رہے ہیں لیکن آپ یقین کریں کہ وہاں گرمی میں ۵۲.۵۳ ڈگری سنٹی گریڈ ٹمپریچر ہوتا ہے وہاں سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں وہاں اس دھوپ تلے ہمارے مسافر اور ان کے عزیز واقارب بیٹھے رہتے ہیں کئی دفعہ ہم نے سول ایوی ایشن اور پی آئی اے کے متعلقہ افسران سے درخواست کی کہ خدارا کچھ شیڈ بنائیں تاکہ یہ مسافر اس گرمی سے بچ سکیں۔ جناب والا یہ میری ایک خاص گزارش ہے وہ پروازیں بڑھائیں نہ بڑھائیں لیکن تھوڑی بہت سہولتیں تو لوگوں کو مہیا کریں جس طرح مولانا صاحب نے کہا کہ گلف سے کوئٹہ کو ڈائریکٹ فلائٹ دے دیں میں اس کی حمایت کرتا ہوں اس سے قبل سول ایوی ایشن اور پی آئی اے کے ذمہ دار لوگوں سے ہماری بات چیت ہوئی کہ آپ مکران میں پسنی یا گوادر میں ہمیں کوئی Connected کنیکٹڈ فلائٹ دے دیں تاکہ وہاں ہمارے لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کر کے ایمپلیمنٹ کرنے کی کوششیں کی جائیں شکریہ

مسٹر حسین اشرف (وزیر) جناب اسپیکر جس طرح کہ باز محمد کھیتران نے کہا کہ ایرپورٹ کی گنجائش کو دیکھا جائے میرا خیال ہے کہ کوئٹہ ایئرپورٹ کافی وسیع ہے اس سے پہلے مولانا عصمت اللہ اور ڈاکٹر

مالک صاحب نے بات کی ہے کہ خلیجی ممالک میں بلوچستان کے بہت سے لوگ کام کرتے ہیں اور ان کو خلیج سے بلوچستان آنے کے لئے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا اس قرارداد میں یہ اضافہ ہو کہ پسنی اور کوئٹہ میں پی آئی اے سروس شروع کی جائے شکریہ

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر مولوی امیر زمان قرارداد نمبر ۸ پیش کریں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ گزشتہ سالوں کے دوران انتخابی فہرستوں کی تیاری میں ضلع لورالائی کے بعض علاقوں میں انتہائی غلط اندراجات کئے گئے تھے اب چونکہ نئی انتخابی فہرستیں بن رہی ہیں لہٰذا غلط اندراجات کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں تاکہ علاقے کے لوگوں میں موجود بے چینی ختم ہو اور انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ گزشتہ سالوں کے دوران انتخابی فہرستوں کی تیاری میں ضلع لورالائی کے بعض علاقوں میں انتہائی غلط اندراجات کئے گئے تھے اب چونکہ نئی انتخابی فہرستیں بن رہی ہیں لہٰذا غلط اندراجات کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں تاکہ علاقے کے لوگوں میں موجود بے چینی ختم ہو اور انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

مولوی امیر زمان جناب اسپیکر صاحب ہوسکتا ہے کہ بلوچستان کے دیگر اضلاع میں بھی بوگس اندراج ہوئے ہوں لیکن چونکہ میرے حلقے لورالائی میں انتہائی غلط طریقے سے ووٹر اندراج ہوئے ہیں جس کا مجھے بخوبی علم ہے اور اس لئے میں اس فلور پر یہ قرارداد لے آیا ہوں بوگس اندراج اس طرح ہوئی ہے کہ ایک گاؤں دوسرے گاؤں میں باقاعدہ طور پر درج ہے اور بعض جگہ دو تین گھروں کو بارہ سو ووٹر دکھایا گیا ہے اگر کوئی معزز رکن چاہئے تو میں اس کی نشاندہی کروں گا کہ فلاں فلاں گاؤں میں ہزاروں کی تعداد میں بوگس اندراج ہوئی ہے اور لوگوں نے دو دو تین شناختی کارڈ بنائے ہیں جہاں جہاں ان کے ناموں کا اندراج ہے وہ وہاں ووٹ کاسٹ کرتے ہیں بلکہ میں یہ بھی کہوں گا کہ وہاں شناختی کارڈ کی بوریاں بھری ہوئی ہیں۔ ۱۹۸۸ء ۱۹۹۰ء کے الیکشن میں ان شناختی

کارڈوں کو استعمال بھی کیا گیا اس طرح کے بوگس شناختی کارڈ دوسرے علاقے میں بھی شائد ہوں گے جن کا مجھے علم نہیں لیکن جہاں تک میرے اپنے حلقے کی بات ہے میں یہ برملا کہہ سکتا ہوں کہ وہاں بوگس اندراج اور شناختی کارڈ دونوں موجود ہیں۔ ان بوگس اندراج کی وجہ سے لوگ اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے سے قاصر ہیں اور دوسرے لوگ ان کے ووٹ کاسٹ کرتے ہیں میں اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے وہ ہمارے ساتھ تعاون کرکے اس قرارداد کو پاس کریں میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں

میں جناب اسپیکر صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس قرارداد کو پاس کرنے کے بعد اس پر عمل درآمد کروائیں کیونکہ مرکزی حکومت نے ایک تحقیقاتی ٹیم اس سلسلے میں بھیجی تھی۔ لیکن اس ٹیم نے کوئی انکوائری نہیں کی کیوں نہیں کی اس بات کا علم مجھے نہیں لہٰذا جناب والا اس مرتبہ اس پر عمل درآمد ہونی چاہیے۔ شکریہ

مولوی عبدالباری (وزیر) جناب اسپیکر میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات پورے بلوچستان میں ہیں لہٰذا اس قرارداد میں ترمیم کرکے اس کو پورے صوبے میں بوگس اندراج کی انکوائری کی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب میں یہی تجویز دوں گا کہ یہ رجسٹریشن کا مسئلہ سارے بلوچستان پر حاوی ہے اس طرح ڈسٹرکٹ پشین میں ڈسٹرکٹ کوئٹہ بھی لہٰذا میں اسی قرارداد کی تائید کرتے ہوئے یہ تجویز دوں گا کہ اس قرارداد کو سارے بلوچستان پر حاوی کرکے منظور کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں یہ انتہائی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے سارے بلوچستان کا ہے ہر جگہ ہے ہمارے چمن کے علاقے میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں مولانا صاحب اس مسئلے پر تو میں کم از کم آپ کی تائید کرتا ہوں کہ یہ واقعات بالکل اسی طرح سے ہو رہے ہیں ہمارے چمن میں ایک حلقہ ہے یہاں دو سو یا ڈھائی سو سے زیادہ ووٹ کبھی بھی نہیں پڑے اس حلقے میں رجسٹرڈ ووٹر ساڑھے آٹھ ہزار ہیں اور وہاں کبھی دو سو مشکل سے پڑتے ہیں بھئی اٹھ دس گھر ہیں نام میں نہیں لوں گا مولانا صاحب پھر ناراض ہو جائیں گے کیونکہ اس آدمی کا تعلق پارٹی سے ہیں آج کل چیئرمین بھی ہے اور اسی کے پاس پارٹی کا عہدہ بھی ہے یہ سب اس کی کارستانی ہے تو اس سلسلے میں اب کیا نام لینا ہے مولانا صاحب کو پتہ ہے اب اس سلسلے میں ہم نے الیکشن کمیٹی بلوچستان اور فیڈرل گورنمنٹ تک اپروچ کی ہے کہ یہ آٹھ ہزار بوگس ووٹ ہے خدا کے لئے اس کا کچھ کریں اس میں قبائلی جھگڑے بھی آجاتے ہیں دوسری چیزیں بھی آجاتی ہیں کیونکہ وہ بوگس ووٹ ڈالیں گے۔ دوسرے نہیں چھوڑیں گے یہ ہمیشہ وہاں مسلسل یہ جھگڑے ہوتے رہے ہیں مگر الیکشن کمیشن کا طریقہ کار اب ان

ووٹوں کو ختم کرنے کے لئے اتنا کمبرسم Comberson طریقہ کار ہے کہ جس سے آدمی تنگ آجاتا ہے یہ جن ووٹوں کی میں بات کر رہا ہوں یہ مسئلہ میرے خیال میں کوئی ایک ڈیڑھ سال سے ہم نے اٹھایا ہے لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ ابھی تک نہیں نکلا ہے میں مولانا صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے کہوں گا کہ اس کے لئے کوئی طریقہ کار واضح ہونا چاہیے تاکہ الیکشن کمیشن بلوچستان اس معاملے میں بعض اوقات سول ایڈمنسٹریشن بھی Involve ہوتی ہے سول ایڈمنسٹریشن کا یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے کنفرم کرنا ہوتا ہے کہ واقعی یہ ووٹ بوگس ہیں یا نہیں یا ان کے وجود ہے یا نہیں ہے اب سول ایڈمنسٹریشن اور الیکشن کمیشن کے درمیان رابطہ اتنا کمزور ہے کہ اس کا کبھی بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا ہے تو ہمیں اس کی حمایت کرتے ہوئے اس طریقہ کار پر سوچنا چاہیے کہ آخر اس کو ختم کرنے کے لئے ان حرکات کو بند کرانے کے لئے ہمیں کیا طریقہ کار کرنا چاہیے اور اس سلسلے میں میرے خیال میں صحیح تجویز یہ ہے کہ کوئی بھی طریقہ کار جو اسمبلی اور الیکشن کمیشن کے درمیان ایک رابطہ ہونا چاہیے یا ہماری جو سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں اس کے حوالے کرکے سٹینڈنگ کمیٹی یہ معاملہ الیکشن کمیشن کے ساتھ اٹھائے اور اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ ہو میرے خیال میں اس کے اکثر معاملات جیسے مولانا صاحب نے اٹھائے ہیں یہ یہاں بلوچستان ہی میں حل ہو سکتے ہیں میرے خیال میں اس کو مرکز ریفر کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی ہے تو اس سلسلے میں آپ یا سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ اس کے لئے ایک مستقل طریقہ کار وضع ہو میں اس قرار داد کی پر زور حمایت کرتا ہوں۔

مولانا عصمت اللہ جناب اسپیکر صاحب اس حد تک آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جو مردم شماری ہوئی ہے اندراجات ہوئے ہوئے ہیں اور حلقہ بندیاں ہوئی ہیں میں اپنے حلقے کی حد تک یہ کہوں گا کہ بالکل غیر فطری وضع کے مطابق ہوئی ہے یعنی بیس میل تیس میل سے لوگوں کو لایا گیا ہے جب کہ ایک میل میں رہتے ہوئے لوگوں کو منتشر کر دیا گیا ہے لہذا میں اس تحریک کی اس حد تک تائید کروں گا کہ فطری وضع کے مطابق میں نے اپنے حلقے میں محسوس کیا ہے کہ غیر فطری وضع کے مطابق جو حلقہ بندیاں ہوئی ہیں رہا یہ سوال کہ مردم شماری میں جعلی اندراج ہوا ہے یہ تو خان صاحب کا دعویٰ ہے ان کے اپنے چمن میں ان کا دعویٰ یہ ہے ہمارے چمن میں مردم شماری زیادہ ہوئی ہے تو اس کی تحقیقات کرائی جائے اگر زیادہ ہوئی ہے تو گھٹایا جائے۔

سردار محمد طاہر خان لونی جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو ابھی چونکہ مردم شماری کا ٹائم آیا ہے آج میں نے اخبار میں پڑھا ہے تو میرے خیال میں کنٹرول جو ہے سب سے پہلے عام مردم شماری پر ہونا چاہیے

اگر عام مردم شماری ٹھیک ہوئی تو ہمارے جو انتخابی فہرستیں ہیں وہ کبھی بھی غلط نہیں ہو سکتی اور اگر عام مردم شماری میں ہر جگہ ناجائز اندراج ہوا ہے تو انتخابی فہرستوں میں بھی ضرور ہوئے ہوں گے میں اس قرارداد کی پرزور تائید کرتا ہوں۔

میر باز محمد خان کھیتران جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب کی تقریباً" یہ سب ہاؤس سپورٹ کر رہا ہے ہمارے ڈسٹرکٹ لورالائی میں پورے بلوچستان میں اور کافی ضلعوں میں ۱۹۹۰ء کے الیکشن اور ایک مہینہ الیکشن سے پہلے الیکشن کے اس دن جب سیلیکشن (۱۸) کے تحت الیکٹرول لسٹ بننے میں ایک دن رہتا تھا اسی رات سات ہزار نئے ووٹرز کا اندراج کیا گیا ہے اس کے لئے ہم نے ہائی کورٹ میں بھی کیس کئے ہیں۔

جناب اسپیکر آپ اس کی تائید کرتے ہیں۔

میر باز محمد خان کھیتران سر تائید کرتا ہوں اس پر ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ۱۹۹۰ء میں ووٹ درج کئے گئے ہیں اس کو واپس کرنے کے لئے کوئی امپارٹمنٹ اسٹیپ Important Step لیا جائے اور الیکشن کمیشن کو اس پر مجبور کیا جائے کہ ناجائز جو ووٹ درج کئے گئے ہیں ان کو ختم کیا جائے۔

جناب اسپیکر آیا قرارداد کو منظور کیا جائے

(قرارداد منظور کی گئی)

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء بوقت نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بجکر پچیس منٹ پر مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء بروز پنجشنبہ تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔)